تبلیغی اشاعت نمبر ۲۷

یارحمٰن — یارحیم

فاذکرونی اذکرکم

پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ البقرہ: ۱۵۲

چشمہ رحمت

قرآن پاک کی سولہ ۱۶ سورہ شریفہ کی فضیلت و دعائیں

ترتیب و تدوین

جناب پروفیسر حافظ محمد فاروق صاحب ایم-ایس سی-بی ایڈ

ناشر ——— نگران

...تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ)

...پارک - پونچھ روڈ - لاہور ——— ۵۴۵۰۰

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

انسان سالہا سال محنت وکوشش سے اپنے اندر ایمانی تقاضوں کو پروان چڑھاتا ہے جن میں اخلاقی اقدار سرفہرست ہیں جو کہ تقوی، توکل، شکر، صبر، ذکر، عدل وانصاف، دیانت وصداقت اور اخوت و صلۂ رحمی پر مشتمل ہیں۔ ان گلہائے رنگین کو اجاگر کرنے کے لیے قرآن مجید سے بنظر عمیق استفادہ کرنا ہوگا۔

(عبدالقیوم ملک)

نگران، مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ) لاہور

کراچی میں ملنے کا پتہ
میسرز شکیل ٹریڈرز
میرٹ روڈ کچھی گلی ۱ کراچی ۷۴۰۰۰
فون: ۰۲۱-۲۴۳۹۶۹۲

یا رحمٰن یا رحیم

فَاذْكُرُونِیٓ اَذْكُرْكُمْ

پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ البقرہ: ۱۵۲

چشمۂ رحمت

قرآن پاک کی سولہ ۱۶ سورہ شریفہ کی فضیلت و دعائیں

ترتیب و تدوین

جناب پروفیسر حافظ محمد فاروق صاحب ایم۔ایس سی۔بی ایڈ

ناشر ——— نگران

مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اسلامیہ پارک۔ پونچھ روڈ۔ لاہور ——— ۵۴۵۰۰

اشاعت اول	ایک ہزار	اگست ۱۹۹۷ء
اشاعت دوم	ایک ہزار	نومبر ۱۹۹۷ء
اشاعت سوم	ایک ہزار	اکتوبر ۱۹۹۸ء

کمپوزنگ ———— مدینۃ الترجمہ۔ لاہور

تزئین کار ———— کریمیہ دار الکتابت۔ لاہور

مطبع ———— قومی پریس۔ لاہور

اشاعت نقد ———— دس روپے

ناشر ———— عبدالقیوم ملک

مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ) لاہور

یا حیّ　　　　　　　　　　　　یا قیوم

ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	حرفِ آغاز	۵
۲	سرودِ دل کی صدا	۸
۳	قرآن مجید (تعارف، فضائل)	۱۶
۴	فضائل سورۃ الفاتحہ (شفا)	۳۰
۵	فضائل سورۃ البقرہ (قرآن کی بلندی)	۳۱
۶	فضائل سورۃ آلِ عمران (مباہلہ کا چیلنج)	۴۱
۷	فضائل سورۃ الکہف (غار والے)	۴۷
۸	فضائل سورۃ مریم (عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش)	۵۰
۹	فضائل سورہ طٰہٰ (خشیتِ الٰہی)	۶۵
۱۰	فضائل سورۃ یٰسین (قرآن کا دل)	۷۱
۱۱	فضائل سورۃ الرحمٰن (قرآن کی عروس)	۷۷
۱۲	فضائل سورۃ الواقعہ (فاقوں سے نجات)	۸۲
۱۳	فضائل سورۃ الملک (قبر کا ساتھی)	۸۸
۱۴	فضائل سورۃ الفجر (نفسِ مطمئنہ)	۹۰
۱۵	فضائل سورۃ التکاثر (ہزار آیات کے برابر)	۹۴
۱۶	فضائل سورۃ الکافرون (چوتھائی قرآن)	۹۷
۱۷	فضائل سورۃ الاخلاص (تہائی قرآن)	۱۰۰
۱۸	فضائل معوذتین (جادو اور شیطانی وسوسوں سے نجات)	۱۰۶
۱۹	صبح و شام کی قرآنی دعائیں۔	۱۱۳

بسم الله الرحمن الرحيم

حرفِ آغاز

اَلحَمدُ للہ کہ مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ پونچھ روڈ اسلامیہ پارک لاہور کے صدر پروفیسر ڈاکٹر سعید اقبال صاحب، عرصہ دراز سے تبلیغ و اشاعتِ دین کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

اس مدرسہ میں جہاں شعبہ تحفیظ القرآن، شعبہ ترجمۃ القرآن اور طلبہ کی اخلاقی تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے وہاں مختلف عنوانات پر قرآن و حدیث پر مشتمل لٹریچر بھی شائع کیا جاتا ہے۔ اس سے قبل ۲۶ پمفلٹ اور کتابچے چھپوا کر تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ "چشمۂ رحمت" اسی تبلیغی سلسلے کی ۲۷ ویں کڑی ہے۔

دوستوں کی پُر زور خواہش پر مسلسل کئی دنوں کی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ کے بعد محض اللہ کی توفیق سے اگست ۱۹۹۷ء کو اِس کتاب کو مکمل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ حَمدًا کَثِیرًا ہ

یہ کتاب صحیح احادیث سے قرآن مجید کی ۱۶ سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور صبح و شام کی دُعاؤں کا مجموعہ ہے۔

اس کتاب میں جو محاسن نظر آئیں وہ محض پروردگارِ عالم کا

فضل وکرم اور انعام واحسان ہے۔ جو خامیاں محسوس ہوں وہ میری کم علمی، فنِ تالیف سے عدم واقفیت اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہے۔

"مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ" (الحدیث)

"جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر بجا نہیں لاتا" کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے مکرم ومحترم جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مزمّل احسن شیخ صاحب کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اِس کتاب کا دیباچہ (بعنوان سُرودِ دل کی صدا) تحریر فرمایا۔ نشرو اشاعت کے کے سلسلے میں نگرانِ مدرسہ ملک عبدالقیوم صاحب کی ثمر آور کوششیں لائقِ ستائش اور قابلِ تعریف ہیں جنھوں نے اِس کتاب کی طباعت تک کے تمام مراحل کو برق رفتاری سے مکمل کروایا۔

جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب (مصنّف کتب کثیرہ) اور دیگر تمام احباب کا از حد ممنون ہوں جنہوں نے اِس کتاب کی تکمیل میں رہنمائی فرمائی۔ وہ سب بزرگ اور دوست احباب بھی شکر یئے کے مستحق ہیں جو قرآن وحدیث کی آواز لوگوں تک پہنچانے کے لیے اس قسم کی کتابوں اور پمفلٹ کی اشاعت میں مدرسے کے شعبہ نشرو اشاعت کے ساتھ دامے، درمے سخنے، قدمے تعاون کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے تمام مالی معاونین، مخلصینؔ اور محسنین کو دُنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے آمین اور سب کے جانؔ مال، عزت آبرو ایمان اور پاکستان کی حفاظت فرمائے رکھے آمین۔

اُمید ہے یہ چشمۂ رحمت قارئین کے لیے نفع بخش اور سینوں میں ایمان کی روشنی تیز تر کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

رب العزّت کے حضور دردمندانہ دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس صدقہ جاریہ میں میرے ساتھ میرے اہل و عیال، والدین اور اساتذہ کرام کو بھی حصہ دار بنائے۔ آمین

۶-جمادی الاخریٰ ۱۴۱۸ھ
۹- اکتوبر ۱۹۹۷ء

حافظ محمد فاروق
(لیکچرار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرودِ دل کی صدا

اللہ ربِّ اکرم کا احسانِ اکرم ہے کہ ہمیں جناب محمد رسول اللہ ﷺ یعنی رسول اکرم کا اُمتی بنا کر قرآن اکرم جیسی کتاب کا حامل اور عامل مُسلمان بنایا۔ للہ الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

راتوں کی سردار لیلۃُ القدر میں نزول قرآن ہوا۔ اور اب ہر سال روح القدس جبریل امین علیہ السلام اور ملائکہ ربّ اکرم کے اِذن سے لیلۃُ القدر میں اللہ کے کل امر کے ساتھ نزول فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قدر والی رات انوارِ ربّانی سے مطلع انوار بن کر فجر میں ڈھل جاتی ہے۔ جب کہ ہر فجر ہی قرآن مجید کی نسبت سے قرآن حاضر ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اسی قرآن فرقان نے ہی ہمیں اُمتوں کی سرداری اللہ کے فضل سے بخشی۔

چودہ صدیوں سے مفسرین اور محدثین قرآن کی تفسیر اور تعبیر و تشریح میں زندگیاں وقف کرتے چلے آرہے ہیں۔ کیوں نہ ہو! آخر یہ قرآن کتابِ حکیم ہے۔ کتاب زندہ ہے۔ ربانی معجزہ ہے۔ قیامت تک کے لئے چیلنج ہے۔ ہمارے لئے رہبر و رہنما ہے۔ شفا ہے، ربانی عطا ہے۔ اس پر جس قدر بھی ربِ اکرم کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

ع حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس کی تلاوت، اس کا سمجھنا، یقین و ایمان سے عمل اور پھر اس کی تحریر سے، تقریر سے، کردار سے اشاعت، کہ دُنیا کو آبِ حیات نصیب ہو۔

اس سلسلے میں ہمارے محترم ملک عبدالقیوم صاحب نگران مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ نے محترم قاری حافظ پروفیسر محمد فاروق صاحب سے اِستدعا کی کہ وہ قرآن حکیم کی ایسی سُورتوں کا ایک مجموعہ مرتب کریں۔ جس سے انسان

حسبِ موقع دِل ودماغ کے دریچوں کو نورانی کرسکے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ قرآن کے انوار سے کائنات جگمگا رہی ہے۔ تحائف پیش کرنے ہوں تو اس سے بڑا ربانی تحفہ کون پیش کرسکتا ہے! بعض لوگوں کو کسی نہ کسی کے حوالے سے فخر ہوتا ہے۔ قرآن سے بڑا فخر مومن کے لئے کیا ہوگا! خزانوں کے متلاشی کے لیے کلام پاک سے بڑا خزینہ نہیں مِل سکتا۔ عابدوں کو زیادہ سے زیادہ عبادت کی تمنا ہوتی ہے۔ لہٰذا قرآن افضل العبادات ہے اور اس کی تلاوت نفل نماز، روزہ، تسبیح وتہلیل وغیرہ سے افضل ترین عبادت ہے۔

ہاں! ایک مُسلمان کی تمنا ہے کہ اللہ کے دربار میں میرا کوئی سفارشی ہو تو قرآن مبین سے بڑھ کر کس کی سفارش کی تمنا کی جاسکتی ہے۔ "قیامت کے دِن اللہ کے نزدیک قرآن سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا نہ کوئی نبی نہ کوئی فرشتہ اور نہ کوئی اور" (حدیث)

صحت کی فکر دامن گیر ہو، تو سورۃ فاتحہ ہر بیماری

کی شفا ہے۔ بے انتہا غرض پوری کرنے کے لئے نسخہ کیمیا سورۃ یٰسین ہے۔ فقر و فاقہ سے بچنے کے لئے سورۃ واقعہ کی تلاوت اکسیر ہے۔ عذاب قبر کے خوف سے نجات کا ذریعہ سورۃ الملک پر مداومت ہے۔ "جناب عثمانؓ اور حذیفہؓ سے مروی ہے کہ اگر دل نجاست سے پاک ہو جاویں تو کلامُ اللہ کی تلاوت سے کبھی بھی سیری نہ ہو"

ماشاء اللہ قرآن مجید کی ہر سورت مبارک اپنے مرتبے اور فضیلت کے اعتبار سے ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ ہی نہیں۔ جناب رسول اکرم ﷺ کے مقدس فرامین کے مطابق "سورۃ البقرہ اور آلِ عمران دو سائے ہیں جو اپنے رفیق کے لئے سفارشی ہوں گے۔ سورۃ البقرہ قرآن کا کنگرہ ہے۔ اس میں آیت الکرسی ہے جو تمام آیات قرآنی کی سردار اور اجر میں رُبع قرآن کے برابر ہے۔ سورۃ الرحمٰن قرآن مجید کی عروس ہے۔ سورۃ الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے۔ جب کہ سورۃ الکٰفرون چوتھائی قرآن کے برابر۔ سورۃ اخلاص ثلث قرآن ہے۔ اور سورۃ یٰسین تو قرآن مجید کا دل ہے۔"

چنانچہ ان نورانی کیفیات کو تحریری شکل دینے کی سعادت ہمارے عزیز محترم پروفیسر حافظ محمد فاروق صاحب کو حاصل ہوئی۔ بندہ عاجز کو اس مجموعے کی شروع سے آخر تک پڑھنے کی توفیق ملی۔ سچی بات یہ ہے کہ آسان اور عام فہم زبان میں ہر عمر کے مسلمان کے لیئے چاہے تعلیم کتنی ہی کم کیوں نہ ہو، اس مجموعے سے استفادہ کرنا بڑا ہی آسان ہے۔ ضرورت صرف قدردان ہونے کی ہے۔ اتنا معیاری مجموعہ مرتب کرنے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ؏ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ اور اس کے ساتھ ساتھ زورِ عمل بھی زیادہ فرمائے۔ (آمین)

جناب رسول پاک ﷺ نے سب سے پہلے تلاوت فرمائی، پھر سمجھ کر تلاوت کرنے والوں کا اسی کلام پاک کے ذریعے تزکیہ فرمایا۔ کیونکہ قرآن سینوں میں جتنی بیماریاں ہیں، سب کے لئے شفا ہے۔ تزکیہ کا اصل ذریعہ قرآن ہے کیونکہ قرآن تزکیہ کا دوسرا نام ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ

"کسی حال میں بھی قرآن کی تلاوت کو نہ چھوڑنا"

چاہئے آقا کا سب سے بڑا وظیفہ ہر حال میں قرآن کی تلاوت تھا۔ صحابہؓ کی روحانیت تین کاموں پر مبنی تھی۔ نماز، تلاوت اور جہاد۔ باقی کاموں کا درجہ ثانوی تھا۔ آج ہم انہیں اعمال سے غافل ہیں۔ اس غفلت کو دور کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں یہ مجموعہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہمارا رابطہ قرآن کے ذریعے اللہ کے ساتھ اتنا ہو جائے کہ ہم اس کی ماننے جائیں اور وہ ہماری مانتا جائے۔

قرآن مجید کے تیس پارے ہیں تاکہ روزانہ ایک پارے کی تلاوت کی جائے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ روزانہ ایک منزل تلاوت کی جائے تاکہ ہفتے کے سات دنوں میں پورے قرآن مجید سے استفادہ کیا جا سکے۔ "فمی بشوق" میرا منہ شوق کے ساتھ یعنی میرا منہ ہر وقت قرآن کی تلاوت کے شوق میں اللہ سے ہم کلام رہے۔ (ان شاءاللہ، ماشاءاللہ)

یہ ساتوں حروف سات منزلوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

ف م ی ب ش و ق

فاتحہ - مائدہ - یونس - بنی اسرائیل - شعراء - والصفت - ق یعنی ہر منزل کی پہلی سورت کا نام ان دو لفظوں میں موجود ہے - تین دن میں تلاوت اپنے قرآن مجید کی بامعنی کرنے کی اجازت ہے - جس نے اس سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اس کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کی۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا فرمان یوں بیان فرمایا:-

"جس کو قرآن مجید کی مشغولی کی وجہ سے ذکر اذکار اور دعائیں کرنے کی فرصت نہیں ملتی - میں اس کو سب سوالیوں اور دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے اعلیٰ چھوٹے کی اشاعت کا خصوصی اہتمام کرنے کی برکت سے مدون ناشر اور ہم سب کو اخلاص سے اشاعت قرآن کے ساتھ ساتھ عامل قرآن

اور صحیح قرآن بھی بناسے اور دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے اور ہمارے سب کے جان و مال، عزت آبرو ایمان اور پاکستان کی خصوصاً عالم اسلام کی حفاظت فرمائے۔ آمین

اللہ تعالے ہم سب کو اس امر کی توفیق بھی بخشے کہ اس مجموعے کی اشاعت کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ بھائیوں تک اللہ کا یہ انعام پہنچ کر ہمارے سب کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔ آمین

محمد مزمل احسن شیخ
(پروفیسر ڈاکٹر)

۹-۱۰-۹۶ء
محررہ: ۲۱-جمادی الاخری ۱۴۱۷ھ
۱۴- صلاح الدین سٹریٹ
اسلامیہ پارک لاہور ۵۴۵۰۰

قرآن مجید
(تعارف، فضائل)

"قرآن" کا لفظ قرآن مجید میں ستر مرتبہ آیا ہے جس کا مفہوم بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ یہ وہ عظیم ترین ' بے مثال ' لا زوال ' بے نظیر اور لاریب کتاب ہے جسے خالق و مالکِ ارض و سماء نے کائنات میں بسنے والوں کی رشد و ہدایت اور رہنمائی کے لیے پیغمبرِ اعظم ' سرورِ عالم اور رسول معظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریبا ۲۲ سال ۵ ماہ اور چودہ دن میں نازل فرمایا۔ اسکے تیس پارے' سات منزلیں ' ۱۱۴ سورتیں ' چھیاسی ہزار چار سو کلمات اور تین لاکھ تیئس ہزار سات سو حروف ہیں۔ ۵۵۸ رکوع۔ ۶۲۳۶ آیات۔

ہادی برحق امامِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے:۔

"جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے نیکی ملے گی اور نیکی کا ثواب دس نیکیوں کی مثل ہے"۔

(جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ ' جلد ۲ ' دارمی)

اس طرح پورے قرآن مجید کی تلاوت

کی سعادت حاصل کرنے پر بتیس لاکھ سینتیس ہزار چھ سو نیکیاں ملیں گی۔ سبحان اللہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کو اپنا معمول بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن مجید کی روشنی میں اسماء قرآن ۳۷ ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :۔

قرآن، فرقان، تذکرہ، ذکر، تنزیل، احسن الحدیث، موعظہ، حکم، حکمت، حبل اللہ، روح، قصص الحق، تبیان، قول فیصل، برہان، نور، حق، شفاء، ھدیٰ، حکیم، محکم، صراط مستقیم، رحمت، بیان، بصائر، نجوم، مثانی، کتاب، نعمت، بشیر، نذیر، قیم، مھیمن، عزیز، کریم، مبارک اور ھادی۔

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے جس سے سوال کیا جائے تو جواب دیتی ہے اس سے پوچھئے اے قرآن تجھے کس نے نازل کیا؟

قرآن جواب دیتا ہے :۔

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔(الشعراء۔۱۹۲)

اے قرآن تجھے کون لے کر آیا ؟

قرآن بولتا ہے :۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ

اے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لے کر آیا۔(الشعراء۔ ۱۹۳)

تجھے کس پر نازل کیا گیا ؟

قرآن کہتا ہے :۔

نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

محمدؐ پر نازل کیا گیا۔(سورہ محمد ۔ ۲)

تجھے کس مہینے میں نازل کیا گیا ؟

قرآن پکار کر کہتا ہے :۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔(البقرہ۔۱۸۵)

تجھے کس رات میں اتارا گیا؟

قرآن جواب میں کہتا ہے :۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بے شک وشبہ ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا۔(القدر ۔ ۱)

تجھے کس زبان میں نازل کیا گیا؟

قرآن کہتا ہے :- بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾

صاف عربی زبان میں۔ (الشعراء-۱۹۵)

قرآن وہ لا زوال اور بے مثال کتاب ہے جسکو نازل کرنے والا رب العالمین ارحم الراحمین اور خیر الرازقین ہے۔

لانے والا جبرائیل روح الامین ہے۔

جس پر نازل ہوا وہ رحمۃ للعالمین ہے۔

جس مہینے رمضان میں اترا وہ مہینہ تمام مہینوں میں مقدس ترین ہے۔

قرآن جس رات میں آیا وہ رات تمام راتوں میں افضل ترین ہے۔

اور جو امت اس قرآن کو سیکھتی سکھاتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتی ہے وہ بھی تمام امتوں میں بہترین ہے۔

یہ قرآن تیس پاروں میں بند ہے۔ اس کی تلاوت کرہ ارضی پر شب و روز ہر ساعت کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ اذانوں میں گونجتا' نمازوں میں چمکتا اور یاد الٰہی کی تنہائیوں میں دمکتا ہے۔ جو عابدوں کا اوڑھنا'

زاہدوں کا لباس ' فقیروں کا توشہ ' فقیہوں کی روشنی اور عالموں کی متاع ہے ۔ یہ روح کی غذا ' ذہن کی ضیاء ' قلب و نظر کی دوا اور باعثِ شفاء ہے۔

یہی وہ کتاب ہے جسے اگر کسی مضبوط پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو ہم اسے لرزتا کانپتا دیکھتے بلکہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس امانت کو آسمانوں ' زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن ان سب بلند و بالا ' وسیع ' پھیلی ہوئی اور مضبوط حقیقتوں نے خود کو اس امانت کا اہل نہ سمجھا اور انسان نے اس کو اٹھا لیا وہ بڑا ہی ظالم اور ناواقف ہے ۔ آسمان ' زمین اور پہاڑوں کی فطرت میں ظلم نہیں ۔ یہ کبھی ستم گر نہیں ہوئے نہ ہیں اور نہ ہوں گے ۔ ان میں جہل کے جراثیم نہیں ہیں۔ یہ چیزیں انسان کی فطرت میں ملتی ہیں ۔ جس طرح مقناطیس لوہے کو اور لوہا مقناطیس کو اپنی طرف کھینچتا ہے کوئی اور چیز مقناطیس کو اپنی طرف نہیں کھینچتی۔ اسی طرح چونکہ ظلم و ستم اور جہالت کے جراثیم انسان میں پائے جاتے ہیں انسان ہی نے اس امانت کو اٹھایا۔ جب اٹھا لیا تو سب سے افضل و اعلیٰ اور بہتر و برتر بن گیا۔

قرآن کا چیلنج

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۝

۱۔ (اے نبیؐ) آپ فرما دیجئے اگر تمام انسان اور جنات اس بات پر (کے لئے) جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل بنا لائیں تب بھی وہ ایسا نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ (بنی اسرائیل۔ ۸۸)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝

۲۔ کیا یہ کہتے ہیں اس قرآن کو اس (رسولؐ) نے گھڑا ہے، آپؐ جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اس کے مثل دس سورتیں گھڑ کے لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہے اپنے ساتھ بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (ھود۔ ۱۳)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾

۳۔ ہم نے جو قرآن اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں کوئی شک ہو تو اس جیسی کوئی سورت بنا لاؤ تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالی کے سوا اپنے اور مددگاروں کو بھی بلا لو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کر سکو گے تو (اس کو سچا مان کر) اس آگ سے بچو جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

قران مجید کی صداقت کی یہ واضح دلیل ہے کہ عرب و عجم کے تمام کافروں کو چیلنج دیا گیا لیکن وہ آج تک اسکا جواب دینے سے قاصر ہیں اور یقیناً قیامت تک قاصر رہیں گے۔

حافظ قرآن کا مقام

امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ قرآن پڑھنے والے (حافظ' قاری) سے کہا جائے گا "تم قرآن

پڑھتے جاؤ اور اونچے اونچے درجات پر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے ۔ تمہارا جنت میں آخری درجہ وہ ہو گا جہاں تم پڑھتے پڑھتے ٹھہر جاؤ گے ۔ (ترمذی ' نسائی ' ابوداؤد ' مسند احمد)

کلام اللہ کی دوسرے کلاموں پر فضیلت

صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتے ہیں جس شخص کو قرآن نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعا مانگنے سے روکے رکھا میں اسکو وہ افضل ترین چیز دونگا جو مانگنے والے کو عطا کرتا ہوں ۔ اسکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالی کی اپنی مخلوق پر۔
(ترمذی ' دارمی ' بیہقی)

بغیر قرآن سینہ ویران

مفسر قرآن صحابی رسول حضرت عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں اسکی مثال اجڑے ہوئے (ویران) گھر کی سی ہے۔ (ترمذی 'دارمی)

قرآن کی حفاظت

پہلی کتابوں کی حفاظت ان لوگوں کے ذمہ تھی جبکہ قرآن مجید کا محافظ خود اللہ تعالی ہے۔ پہلی کتابیں آج اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ان میں تحریف اور رد و بدل ہو چکا ہے لیکن قرآن مجید صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی اصل شکل میں موجود ہے۔ قرآن بانگ دھل دوسری الہامی کتابوں سے یہ کہتا ہے کہ تم کاغذ کے محتاج ' پریس کے محتاج ' کاتب کے محتاج 'سیاہی کے محتاج 'لیکن میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔ میں انسان کے سینے پر قبضہ جمائے ہوئے ہوں۔

۔ کیوں نہ ہو دین ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

اس کی وجہ یہی ہے کہ اس عظیم ترین '

لازوال اور لاریب کتاب کا محافظ خود رب العالمین ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

"بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اسکے محافظ ہیں" (الحجر۔ ۹)

خالق کائنات نے صرف قرآن کے الفاظ کی ہی حفاظت نہیں فرمائی بلکہ اسکے مطالب و مفاہیم کی بھی حفاظت فرمائی۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝

اے نبیؐ آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اسکا جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اسکے پڑھنے کے درپے رہیں۔ پھر اسکا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔ (القیمۃ ۱۶ ۔ ۱۹)

قرآن پڑھنے اور عمل کرنے والے کا اعزاز

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اس پر عمل کیا قیامت کے دن اسکے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی ایسی ہو گی کہ اگر سورج بھی تمہارے گھروں میں آ جائے تو اس کی روشنی بھی اس تاج سے زیادہ نہ ہو گی۔
(مسند احمد ' ابو داؤد)۔
غور فرمائیے کہ قرآن کے قاری اور عامل کے والدین کا یہ اعزاز ہے تو خود قرآن کے قاری اور عامل کا مقام کیا ہو گا؟

دو قابل رشک انسان

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے علاوہ حسد (رشک) کی کوئی گنجائش نہیں۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کے علم سے نوازا ہو اور اسکے صبح شام اور لیل و نہار اسی میں گزرتے ہوں۔
دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے مال و دولت عطا کی

ہو اور وہ دن رات اسکو اللہ کے راستے میں خرچ کر رہاہو۔

(متفق علیہ)

قرآن کو بھلا دینا

صحابی رسول حضرت سعد بن عبادہؓ بیان کرتے ہیں کہ شفیع المذنبین ' سید الاولین والاخرین اور فاتح بدر و حنین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جو شخص قرآن پڑھتا ہے پھر اسے بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے روز کوڑھی ہو کر (اٹھے گا اور) اللہ سے ملے گا۔

(ابو داؤد ' دارمی)

قرآن کتنے دنوں میں مکمل کرنا چاہیے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بن العاص بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالم ' رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا جس نے اسے

تین دنوں سے کم میں پڑھا۔

(ترمذی ' ابو داؤد ' داری)

یوں تو سارا قرآن ہی فضیلت و خصوصیت

والا اور باعث برکت ہے لیکن احادیث میں مذکور بعض سورتوں کے مخصوص فضائل نے ان سورتوں کو باقی سورتوں سے نمایاں کر دیا ہے۔

ان سورتوں کی فضیلت و خصوصیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ اس لئے ساتھ ساتھ احادیث کے حوالہ جات بھی موجود ہیں۔

قرآن کے بارے میں تین باتوں کو مد نظر

رکھنا چاہیے: اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ

۱۔ جو کتاب آپؐ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے۔ (العنکبوت۔ ۴۵)

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ

۲۔ "یہ بابرکت کتاب جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و

فکر کریں "۔ (ص ۔۲۹)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ

۳۔ " اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا، بڑی خیر وبرکت والی ہے پس تم اس کی پیروی کرو" ۔(الانعام ۔ ۱۵۵)

لہٰذا اس قرآن کو پڑھنا چاہیے اور اس میں غور و فکر اور تدبر کرنا چاہیے اور پھر اس پر عمل کرنا چاہیے ۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد قرآن "و تواصوا بالحق" (العصر) کہہ کر یہ بات واضح کرتا ہے کہ خود عمل کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں تک پہنچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فضائل سورۃ الفاتحہ

اس سورۃ مبارکہ کے کئی نام احادیث میں آئے ہیں ۔ سب سے مشہور نام فاتحۃ الکتاب یا الفاتحہ ہے ۔ اور فاتحہ کے معنی کھولنے والی کے ہیں۔ گویا یہ سورہ قرآن مجید اور فرقان حمید کے علوم بے پایاں کی چابی ہے ۔یہ سورہ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۔ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اسکا نمبر ۵ ہے اور ترتیب رسولی یا خطی ترتیب یا قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اسکا نمبر ایک ہے۔ اس سورۃ کا ایک رکوع اور سات آیات ہیں (اسی لیے اسے "سبع مثانی" بھی کہا جاتا ہے یعنی بار بار پڑھی جانے والی سات) ۔ پچیس کلمات اور ایک سو تیئس حروف کے مجموعے کا نام سورۃ الفاتحہ ہے ۔ سرور کائنات ' امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے:۔

"جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے اسے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

(جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ ' جلد دوم)

اس حدیث کے مطابق اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب کو خالق ومالکِ ارض و سماء ایک ہزار دو سو تیں نیکیاں عطا فرمائے گا۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب نماز پڑھ کر میں فارغ ہوا اور نبی اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہواتو آپ ؐ نے پوچھا اب تک کس کام میں مشغول تھے؟ میں نے کہا حضور نماز میں تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

" اے ایمان والو اللہ اور اسکا رسول ؐ جب تمہیں بلائیں تو تم جواب دو۔ تاکہ وہ تمہیں روحانی زندگی دیں۔" (الانفال ۔ ۲۴)

آپ ؐ نے پھر فرمایا اچھا سنو تمہیں مسجد جانے سے پہلے ہی بتا دوں گا کہ قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی اور عظیم ترین سورت کونسی

ہے - پھر میرا ہاتھ پکڑے ہوئے جب آپؐ نے مسجد جانے کا ارادہ کیا تو میں نے آپؐ کو یاد دلایا۔ آپؐ نے فرمایا وہ سورت ہے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

یہی سبع مثانی ہے اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا - (صحیح بخاری ' ابوداؤد 'ابن ماجہ 'مسند احمد ' بحوالہ ابن کثیر)

سورہ فاتحہ اتنی عظیم البرکت سورت ہے کہ زبور' تورات 'انجیل اور قرآن مجید میں اس جیسی اور کوئی سورت نہیں -

اوپر بیان کیے گئے واقعے سے ملتا جلتا واقعہ ابیؓ بن کعبؓ کا بھی حدیث میں ملتا ہے -جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا وہ نماز میں مشغول تھے اور کوئی جواب نہ دیا۔ آپؐ نے پھر بلایا۔ حضرت ابیؓ بن کعبؓ نے نماز کو ہلکا کر دیا اور فارغ ہو کر جلدی سے حاضر خدمت ہوئے - سلام عرض کیا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دے کر فرمایا - اے ابیؓ تم نے جواب کیوں نہ دیا آپؐ نے وحی آیت (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا .....)

پڑھ کر فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی ؟
کہا حضور ؐ غلطی ہوگئی اب آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ ؐ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں کہ زبور' تورات 'انجیل اور قرآن میں اس جیسی سورت نہیں ؟

میں نے عرض کیا حضورؐ ضرور ارشاد فرمایئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہاں سے جانے سے پہلے میں تمہیں بتادوں گا پھر نبی کریم علیہ السلام میرا ہاتھ تھامے ہوئے اور باتیں کرتے رہے۔ اور میں نے اپنی چال دھیمی کر دی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ بات رہ جائے اور آپ ؐ باہر نکل جائیں ۔ آخر جب دروازے کے قریب پہنچ گئے تو میں نے آپ ؐ کو یاد دلایا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا نماز میں کیا پڑھتے ہو ؟ میں نے ام القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) پڑھ کر سنائی ۔ آپ ؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے زبور' تورات ' انجیل اور قرآن میں اس جیسی اور کوئی سورت نہیں ہے ۔ (مسند احمد)

ایک اور حدیث میں حضرت جابرؓ سے

روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپؐ استنجے سے فارغ ہوئے ہی تھے۔ میں نے تین مرتبہ سلام کیا لیکن آپؐ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ گھر تشریف لے گئے اور میں پریشانی کی حالت میں مسجد میں چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طہارت کر کے تشریف لائے اور تین مرتبہ میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے عبد اللہ بن جابرؓ سنو! پورے قرآن میں بہترین سورت الحمد للہ رب العالمین ہے (مسند احمد)

سورہ فاتحہ کی فضیلت و خصوصیت کے بارے میں اور بہت سی احادیث ہیں:۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے۔ ایک جگہ ٹھہرے۔ اچانک ایک لونڈی آئی اور کہا کہ یہاں کے قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہمارے آدمی یہاں موجود نہیں۔ آپ میں سے کوئی جھاڑ پھونک کر دے۔ ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر اس کے ساتھ ہو لیا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ کچھ دم جھاڑا بھی جانتا ہے۔ اس نے وہاں جا کر کچھ دم کیا

اللہ کے فضل سے وہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔ تیس بکریاں اس سردار نے دیں اور ہماری مہمانی کے لئے بہت سارا دودھ بھیجا۔ جب وہ واپس آئے تو ہم نے کہا کیا تمہیں اسکا علم تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ ہم نے کہا اس آئے ہوئے مال کو ابھی نہ چھیڑو۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھ لو۔ مدینہ میں آکر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ پڑھ کر دم کرنے کی سورت ہے۔ اب اس مال کے حصے کرلیں۔ ایک حصہ میرا بھی رکھ لیں۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

"اور اے نبی ﷺ ہیشگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لئے نہیں رکھی ہے۔ اگر تم فوت ہوگئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے؟"

"ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں۔ آخر کار تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے..."

فضائل سورۃ البقرہ

سورۃ البقرہ قرآن مجید ' فرقان حمید کی سب سے لمبی سورت ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی۔ یہ سورہ مبارکہ پہلے پارے سے شروع ہو کر تیسرے پارے کے آٹھویں رکوع میں مکمل ہوتی ہے ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے اسکا نمبر ۸۷ اور ترتیبِ رسولی یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر ۲ ہے۔ اس سورت کے چالیس رکوع 'دو سو چھیاسی آیات' چھ ہزار اکیس کلمات اور پچیس ہزار حروف ہیں۔ حدیث نبوی ؐ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ ' جلد ۲) کے مطابق چونکہ قرآن حکیم کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلے حق تعالیٰ دس نیکیاں عطا فرماتا ہے ۔ اس طرح سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنے والے خوش نصیب کو رب العزت دو لاکھ پچاس ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ؐ نے فرمایا سورۃ البقرہ قرآن کی کوہان ہے اور اسکی بلندی ہے۔ اسکی ایک

ایک آیت کے ساتھ اسّی اسّی فرشتے نازل ہوئے اور بالخصوص آیت الکرسی (جو اسی سورت کی ایک آیت ہے) تو خاص عرش کے نیچے سے نازل ہوئی (مسند احمد)۔

اس حدیثِ مبارکہ میں سورۃ البقرہ کو کوہان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی جس طرح کوہان اونٹ کا بلند ترین حصہ ہوتا ہے اسی طرح سورۃ البقرۃ قرآن مجید کا بلند ترین حصہ یعنی سب سے بڑی سورت ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔
(مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی)

ابن مردویہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ پیر پر پیر چڑھائے پڑھتا چلا جائے اور سورۃ بقرہ نہ پڑھے۔ سنو! جس گھر میں یہ سورۃ مبارکہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ سب گھروں میں بدترین اور ذلیل ترین گھر وہ ہے

جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہ کی جائے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ ہر چیز کی اونچائی ہوتی ہے اور قرآن کی اونچائی سورہ بقرہ ہے۔ ہر چیز کا لب لباب ہوتا ہے۔ قرآن کا لب لباب اسکی مفصل سورتیں ہیں۔ (مسند دارمی)

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں آیۃ الکرسی، اس سے اگلی دو آیتیں اور تین آخری آیات، یعنی یہ دس آیات رات کے وقت پڑھ لے تو شیطان اس رات اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا اور اسے اور اس کے گھر والوں کو اس دن شیطان یا کوئی اور بُری مخلوق تنگ نہیں کر سکتی۔ یہ آیات پڑھ کر اگر دیوانے پر دم کیا جائے تو اس کا دیوانہ پن ختم ہو جائے گا۔

امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ جس طرح ہر

چیز کی بلندی ہوتی ہے اسی طرح قرآن کی بلندی سورہ بقرہ ہے جو شخص رات کے وقت اسے اپنے گھر میں پڑھے تین راتوں تک شیطان اس گھر میں نہیں جاسکتا اور اگر دن کے وقت گھر میں اسکی تلاوت کرے تو تین دن تک شیطان اس گھر میں قدم نہیں رکھ سکتا۔

(طبرانی ' ابن حبان ' ابن مردویہ)

ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے کسی جگہ ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس لشکر کی سرواری آپؐ نے اسے دی جس نے کہا کہ اسے سورہ بقرہ یاد ہے۔ اس وقت ایک شخص نے یہ اعزاز دیکھ کر کہا کہ وہ بھی اسے یاد کرلیتا لیکن اسے ڈر لگا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس پر عمل نہ کر سکے۔ حضورؐ نے فرمایا "قرآن سیکھو' قرآن پڑھو جو شخص اسے سیکھتا ہے۔ پڑھتا ہے۔ پھر اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے مشک بھرا ہوا برتن جس کی خوشبو ہر سو مہک رہی ہے۔ اسے سیکھ کر سو جانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس میں مشک تو بھری ہوئی ہو لیکن اوپر سے منہ بند کر دیا گیا

ہو۔"

(ترمذی 'نسائی ' ابن ماجہ)

سرورِ کائنات حضور اکرم ﷺ کے مشہور صحابی حضرت اسیدؓ بن حضیر ایک مرتبہ رات کے وقت سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا جو ان کے پاس ہی بندھا ہوا تھا' اس نے بدکنا شروع کر دیا۔ آپؓ نے قراءت چھوڑ دی۔ گھوڑا سیدھا ہو گیا۔ آپؓ نے پھر پڑھنا شروع کیا۔ گھوڑے نے بھی پھر بدکنا شروع کیا۔ آپ نے پھر پڑھنا موقوف کیا۔ گھوڑا بھی ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا۔ چونکہ ان کے بیٹے یحیٰی گھوڑے کے پاس ہی لیٹے ہوئے تھے' اس لیے ڈر معلوم ہوا کہ کہیں بچے کو چوٹ نہ آجائے۔ قرآن پڑھنا بند کر دیا اور بچے کو اٹھا لیا۔ آسمان کی طرف دیکھا کہ جانور کے بدکنے کی کیا وجہ ؟۔ صبح رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ حضرت اُسَیدؓ واقعہ سناتے جاتے آپؐ سنتے جاتے ہیں اور فرماتے جاتے ہیں۔ اُسَید بڑھتے چلے جاؤ۔ حضرت اُسَیدؓ نے کہا

اللہ کے رسولؐ تیسری مرتبہ کے بعد تو میں نے یحییٰ کی وجہ سے پڑھنا بالکل بند کر دیا۔ اب جو نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نورانی چیز سایہ دار ابر کی طرح کی ہے اور اس میں چراغوں کی طرح روشنی ہے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اوپر کو اٹھ گئی۔ آپؐ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کو سن کر قریب آ گئے تھے۔ اگر تم پڑھنا موقوف نہ کرتے تو وہ صبح تک یونہی رہتے اور ہر شخص انہیں دیکھ لیتا۔ کسی سے نہ چھپتے۔

(صحیح بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ یکایک انہوں نے آسمان کی طرف سے ایک ایسی آواز سنی جیسے کسی شہتیر کو کھینچنے یا کسی پھاٹک کو کھولنے کی آواز ہوتی ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور دیکھا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج

پہلی دفعہ کھولا گیا ہے اور اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اتنے میں اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ایک فرشتہ ہے جو آسمان سے زمین کی طرف آرہا ہے آج سے پہلے کبھی یہ زمین کی طرف نازل نہیں ہوا۔ فرشتہ آیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کر کے عرض کیا کہ آپؐ کے لیے دو ایسے نوروں کی خوشخبری ہے جو آپ ہی کو دیے گئے ہیں۔ایک سورۃ الفاتحہ اور دوسرا سورہ بقرہ کی آخری آیات۔ ان دونوں کا اگر ایک حرف بھی آپ پڑھیں گے تو جو آپ مانگیں گے عطا کیا جائے گا۔ سبحان اللہ۔(مسلم)

بعض احادیث میں سورۃ البقرہ اور سورہ آلِ عمران کی اکٹھی فضیلت آئی ہے۔ وہ سورہؔ آلِ عمران کے فضائل میں بیان کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہتم بالشان سورت کو یاد کرنے ' اس کا ترجمہ پڑھنے ' اسے سیکھنے ' اس پر عمل کرنے اور پھر دوسروں کو سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فضائل سورۃ آلِ عمران

یہ سورۃ مبارکہ قرآن حکیم کی لمبی سورتوں میں تیسرے نمبر پر ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ سب سے لمبی سورت "البقرہ" ہے ۔ اسکے بعد سورہ نساء لمبی سورتوں میں دوسرے نمبر پر ہے ۔

سورۃ آلِ عمران تیسرے پارے سے شروع ہو کر چوتھے پارے میں ثلث میں مکمل ہوتی ہے۔ یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ۔ ترتیب نزولی کے لحاظ سے اس کا نمبر ۸۹ اور ترتیب رسولی یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے اسکا نمبر ۳ ہے۔ اسکے بیس رکوع' دو سو آیات' تین ہزار پانچ سو بیالیس کلمات اور پندرہ ہزار تین سو چھتیس حروف ہیں ۔ نبی اکرم ﷺ کی مشہور حدیث (جامع ترمذی ۱۱۵ ' جلد ۲) کے مطابق اس سورہ مبارکہ کی تلاوت کرنے والے کو خالق کائنات ایک لاکھ .ترپن ہزار تین سو ساٹھ نیکیاں عطا فرمائے گا۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن

پڑھا کرو یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔ دو نورانی سورتوں سورۃ البقرہ اور سورہ آل عمران کو پڑھتے رہا کرو یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ گویا دو سائبان ہیں یا دو ابر ہیں یا پر کھولے پرندوں کی دو جماعتیں ہیں۔ اپنے پڑھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گی۔

(صحیح مسلم' مسند احمد' بحوالہ ابن کثیر)

ایک حدیث میں یوں ہے کہ قرآن اور قرآن پڑھنے والوں کو قیامت کے دن بلوایا جائے گا آگے آگے سورۃ البقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی۔ بادل کی طرح یا سائے اور سائبان کی مانند یا پر کھولے پرندوں کے جھرمٹ کی مثل - یہ دونوں رب العزت سے سفارش کریں گی۔

(مسند احمد' مسلم' ترمذی بحوالہ ابن کثیر)

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر میں سورۃ البقرہ اور سورۂ آلِ عمران کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی نماز میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ

عمران کی تلاوت کی۔ اسکے فارغ ہونے کے بعد حضرت کعبؓ نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں اللہ کا وہ نام ہے کہ اس نام کے ساتھ جب کبھی اس کو پکارا جائے وہ قبول فرماتا ہے۔ اس شخص نے حضرت کعبؓ سے عرض کیا کہ مجھے بتلائیے وہ کونسا ہے؟ حضرت کعبؓ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا اگر میں بتا دوں تو خوف ہے کہ کہیں تو اس نام کی برکت سے ایسی دعا نہ مانگ لے جو میری اور تیری ہلاکت کا سبب بن جائے۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں تمہارے بھائی کو خواب میں دکھلایا گیا کہ گویا لوگ ایک بلند و بالا پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں۔ پہاڑ کی چوٹی پر دو سرسبز درخت ہیں اور ان میں سے آوازیں آرہی ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی سورہ بقرہ کو پڑھنے والا ہے کیا تم میں سے کوئی سورہ آل عمران کو پڑھنے والا ہے؟ جب کوئی کہتا ہے ہاں ہے تو دونوں درخت اپنے پھلوں سمیت اسکی طرف جھک آتے ہیں اور یہ اسکی شاخوں پر بیٹھ جاتاہے اور وہ اسے اوپر لے

آتے ہیں
صحیحین میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا۔
اللہ اکبر۔

انسان کے جسم میں چار جواہر ہیں

• عقل • دین
• حیا • نیک عمل

ان چار جواہر کو چار چیزیں برباد کر دیتی ہیں

(۱) بیجا غصہ عقل کو خاک میں ملا دیتا ہے۔
(۲) حسد دین کا صفایا کر دیتا ہے۔
(۳) طمع. لالچ حیا کو اڑا دیتا ہے۔
(۴) غیبت نیک عمل کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

فضائل سورۃ الکہف

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔
کہف کے معانی "غار" کے ہیں۔ اللہ کی وحدانیت کے لیے اور وقت کے حکمران کے ظلم و ستم سے بچاؤ کے لیے چند نوجوانوں کے غار میں چھپنے والے واقعہ کو بڑی وضاحت اور صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اسکا نمبر انہتر اور قرآنی ترتیب کے اعتبار سے اسکا نمبر ۱۸ ہے۔ اس سورت کے بارہ رکوع' ایک سو دس آیات' ایک ہزار پانچ سو ستر کلمات اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حروف ہیں اور چونکہ حدیث نبوی (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵' جلد ۲) کے مطابق قرآن حکیم کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملیں گی۔ اس طرح اس بابرکت سورت کی تلاوت کرنے والے خوش نصیب کو تریسٹھ ہزار چھ سو نیکیاں ملیں گی۔
سورہ کہف کی فضیلت ' تاثیر اور اسکی تلاوت کے اثرات نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث میں بیان کیے گئے ہیں۔

صحابی رسول ﷺ حضرت ابو الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات (اور ایک روایت میں ہے آخری دس آیات) حفظ کرلے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرلے تو دوسرے جمعہ تک اسکا دل نور سے منور رہے گا۔ (فتح القدیر صفحہ ۲۶۸، جلد ۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے پاؤں کے تلووں سے لے کر آسمان کے بلندی تک نور ملے گا۔ جو قیامت کے دن خوب روشنی پہنچائے گا اور سورۂ کہف کی برکت سے دوسرے جمعہ تک اسکے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجائیں گے۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۷۰ جلد ۳)

اس حدیث کے بارے میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے مرفوع (فرمان رسول ﷺ) ہونے میں نظر ہے۔ احسن بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے یعنی ابن عمرؓ کا قول ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ کہف کی فضیلت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جس نے سورہ کہف کی تلاوت کی اسکے لیے اسکے مکان سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور ہی نور پیدا کر دیا جائے گا۔ قیامت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں اور قبر کی تاریکیوں میں روشنی کے چراغ جلانے کیلیے بڑا عمدہ، مجرب اور قیمتی نسخہ ہے۔

سرور کائنات، فخر موجودات، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم الشان ہے:

"جس شخص نے سورۃ کہف اسی طرح پڑھی جس طرح نازل ہوئی تو اس کے لیے قیامت کے دن نور

ہی نور ہوگا"

حدیث میں آتا ہے کہ سورہ کہف کی بکثرت تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آٹھ دنوں تک ہر قسم کے فتنوں اور آزمائشوں سے محفوظ رکھتا ہے حتی کہ اگر دجال بھی اس عرصہ میں آجائے تو اسکے فتنہ اور شر سے بچالیا جائے گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"کیا میں تجھے ایسی سورت کی خبر نہ دوں جس کی عظمت نے آسمان وزمین کے وسعتوں کو بھر دیا ہے ۔ اور اس سورت کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی وسیع اجروثواب ملے گا ۔ اور جس نے اس سورت کو جمعہ کے دن پڑھا اسکے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ اور مزید تین دنوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جو رات کو سوتے وقت اس سورت کی آخری پانچ آیات کی تلاوت کر لے تو جب چاہے گا اللہ اسے بیدار کر دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ ایسی سورت ضرور

بتائیے آپ نے فرمایا: وہ اصحاب کہف والی سورت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس گھر میں (رات کو) سورہ کہف تلاوت کی جائے شیطان اس رات اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اُسید بن حُضیرؓ رات کے وقت (تہجد میں) سورۂ کہف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ان کے قریب ایک طرف انکا گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا' اچانک بادل نے اسے ڈھانپ لیا اور وہ بادل مسلسل نزدیک ہوتا جارہا تھا اور گھوڑا بھاگنے کی کوشش کرنے لگا جب صبح ہوئی تو اُسید بن حُضیرؓ نے یہ واقعہ نبیؐ اکرم ﷺ سے عرض کیا آپؐ نے فرمایا یہ وہ سکینہ تھا جو قران (سورۂ کہف) کی تلاوت کی وجہ سے اترا تھا۔

(بخاری کتاب فضائل قران' باب فضل سورہ کہف)

مختلف اقوال کے مطابق "سکینہ" ایک

اڑنے والی روح ۔ جنت کے سونے کا ایک تھال جس میں انبیاء کے قلوب کو دھویا جاتا ہے' اللہ کی رحمت اور سکونِ قلب اور اطمینان وقار یا فرشتوں کا نزول ہے۔ (فتح الباری)

(ملخص از خطبات سورہ کہف۔ از:
پروفیسر حافظ عبد الستار حامد)

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

انسان سالہا سال محنت و کوشش سے اپنے اندر ایمانی تقاضوں کو پروان چڑھاتا ہے جن میں اخلاقی اقدار سرِفہرست ہیں جو کہ تقویٰ، توکل، شکر، صبر، ذکر، عدل و انصاف، دیانت و صداقت اور اخوت و صلہ رحمی پر مشتمل ہیں۔ ان گلہائے رنگین کو آجاگر کرنے کے لیے قرآن مجید سے بنظر عمیق استفادہ کرنا ہوگا۔

فضائل سورۃ مریم

یہ سورہ مبارکہ قران مجید اور فرقان حمید کے سولھویں پارے کی سورت ہے جو مکہ مکرمہ میں رجب سن ۵ نبوی ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی۔ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اسکا نمبر چوالیس اور ترتیب رسولی یعنی قران مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اسکا نمبر ۱۹ ہے۔ اس سورت کے چھ رکوع اٹھانوے آیات اور سات صد اسی کلمات اور تین ہزار نو سو حروف ہیں۔

سرور کائنات حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی مشہور حدیث ہے۔

"جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے گا اسے دس نیکیاں ملیں گی' اس حدیث کی رو سے سورہ مریم کی تلاوت کرنے والے کو حق تعالی انتالیس ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا"۔

مشہور محدث اور مفسر قرآن جناب خالد معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب قیامت والے دن اللہ رب العزت نیک لوگوں کو جنت میں داخل

فرمائیں گے تو جنتی لوگ مزے لے لے کر سورۃ یوسف اور سورۃ مریم کی تلاوت فرمائیں گے۔

محترم جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب مدظلہ العالی اپنی کتاب "خطبات سورہ مریم" میں سیرت ابن ہشام کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ جب کفارِ مکہ کے مظالم بہت بڑھ گئے اور حالات جب ناقابلِ برداشت حد تک پہنچ گئے تو رجب سن ۵ نبوی میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:۔

"اگر تم (مکہ سے) نکل کر سر زمین حبش کو چلے جاؤ تو بہتر ہو گا کیونکہ وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ سچائی والی سرزمین ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ان مصیبتوں کے رفع کرنے کی کوئی صورت پیدا کرے تم وہاں ٹھہرے رہو۔"

اس ارشاد کی بناء پر پہلے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبش کی راہ لی جن کے امیر داماد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ہمراہ نبیؐ کریم

ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ان کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد یہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔

یہ لوگ رات کی تاریکی میں چپکے سے نکل کر اپنی نئی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔ رازداری کا یہ مقصد تھا کہ قریش کو اس کا علم نہ ہو سکے ان کا رُخ بحر احمر کی بندرگاہ شعیبہ کی جانب تھا۔ خوش قسمتی سے وہاں دو تجارتی کشتیاں موجود تھیں جو ان مسلمانوں کو اپنے دامن عافیت میں لے کر سمندر پار حبشہ چلی گئیں۔ قریش کو قدرے دیر سے ان کی روانگی کا علم ہوا اور انہوں نے ان مظلوم و مجبور مسلمانوں کا ساحل تک پیچھا کیا مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آگے جا چکے تھے' اس لئے گرفتاری سے بچ گئے اور قریش ناکام واپس لوٹے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حبشہ میں جا کر سکھ کا سانس لیا اور وہ اہل مکہ کے جور و جفا سے محفوظ ہو گئے۔

پھر چند ماہ بعد مزید مسلمانوں نے ارض حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اب کی بار قریش پہلے ہی چوکنا تھے اور ایسی کسی کوشش کو ناکام بنانے کا پختہ عزم کئے ہوئے تھے' تاہم مسلمان ان سے بھی زیادہ مستعد ثابت ہوئے اور اللہ کریم نے ان کے لیے سفر آسان بنا دیا اور قریش کی گرفت میں آنے سے قبل ہی شاہ حبش کے پاس پہنچ گئے۔ اس دفعہ تراسی مردوں اور گیارہ یا اٹھارہ عورتوں نے ہجرت کی۔

ایسے نازک اور کٹھن حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے "زاد راہ" کے طور پر سورہ مریم کا تحفہ عطا فرمایا اور انہیں تعلیم دی کہ وہ اگرچہ ایک مظلوم پناہ گزین گروہ کی حیثیت سے اپنا وطن چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا رہے ہیں مگر دین کے بارے میں مداہنت اختیار نہ کریں اور عیسائیوں کے ملک میں بھی عقیدہ توحید پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اختیارات کلیہ میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانے کا تصور بھی نہ کریں اور حالات خواہ کیسا ہی رخ

اختیار کر جائیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ (اللہ کا بیٹا) ماننے والوں کے ملک اور علاقہ میں بھی اللہ واحد' احد اور صمد کی یکتائی اور کبریائی کا اعلان کریں اور لم یلد ولم یولد کی صدائے حق کا پرچار کریں۔ نیز سورۃ مریم کے مضامین کو ذہن میں رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر اور خوف محسوس نہ کریں۔

ہجرت حبشہ سے مکے کے گھر گھر میں کہرام مچ گیا کیونکہ قریش کے بڑے خاندانوں میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کے چشم و چراغ ان مہاجرین میں شامل نہ ہوں۔ کسی کا بیٹا گیا تو کسی کا داماد' کسی کی بیٹی گئی تو کسی کا بھائی اور کسی کی بہن' ابوجہل کے بھائی سلمہ بن ہشام اس کے چچازاد بھائی ہشام بن ابی حذیفہ اور عیاش بن ابی ربیعہ اور اسکی چچا زاد بہن ام سلمہ ' ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ ' عتبہ کے بیٹے اور ہند کے بھائی ابو حذیفہ ' سہیل بن عمرو کی بیٹی سہلہ ۔ اسی طرح دوسرے سرداران قریش اور مشہور دشمنان اسلام کے اپنے جگر گوشے دین کی خاطر وطن اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر چکے

تھے۔ اس لئے کوئی گھر نہ تھا جو اس واقعہ سے متاثر نہ ہوا ہو۔ مشرکین کو سخت صدمہ تھا کہ مسلمان اپنی جان اور ایمان بچا کر ایک پرامن جگہ پر چلے گئے ہیں' لہٰذا وہ سر جوڑ کر بیٹھے اور طے پایا کہ عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ (جو ماہر سیاست دان' گہری سوجھ بوجھ کے مالک اور بہترین سفیر تھے اور ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کو قیمتی تحائف اور بیش بہا ہدیے دے کر حبش روانہ کیا جائے' تاکہ یہ دونوں اپنی زباندانی اور مہارت سے بادشاہ حبش اور اسکے وزیروں مشیروں کو مسلمانوں کی مکہ واپسی پر رضامند کریں۔ چنانچہ مکہ کے یہ دونوں سمجھدار سفارت کار بہترین تحائف اور قیمتی ہدیے لے کر حبشہ پہنچے اور بادشاہ کے حواریوں اور درباریوں کو تحائف پیش کئے ۔ پھر انہیں اپنے دلائل سے آگاہ کیا جن کی بنیاد پر وہ مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوانا چاہتے تھے۔ مکہ کے ان ماہر سیاست دانوں نے ایوان شاہی کے ارکان کو اس امر پر رضامند کر لیا کہ وہ بالاتفاق نجاشی کو مسلمانوں کو نکال دینے کا مشورہ دیں گے۔ پھر یہ دونوں بادشاہ

حبش اصحمہ نجاشی جو عیسائی مذہب کا تھا' کے دربار میں حاضر ہوئے اور تحفے تحائف اور نذرانے پیش کرنے کے بعد اپنا مقصد ومدعا یوں عرض کیا:۔

"اے بادشاہ! ہمارے کچھ ناسمجھ اور نادان نوجوان بھاگ کر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے آباء و اجداد اور قوم کا دین چھوڑ دیا ہے اور آپ کے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے 'بلکہ ایک "نیا دین" ایجاد کر لیا ہے۔ ہمیں ان کے والدین چچاؤں اور قبیلے کے عمائدین نے بھیجا ہے کہ آپ ان کو ہمارے ساتھ واپس بھیج دیں کیونکہ ان کے اعزہ و اقرباء ان کے بارے میں بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ابھی ان دونوں کی گفتگو ختم ہوئی ہی تھی کہ اہل دربار بیک زبان بولے "بادشاہ سلامت یہ دونوں ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں۔ آپ ان نوجوانوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیں۔ یہ دونوں انہیں ان کی قوم اور ان کے ملک میں پہنچا دیں گے۔ ان کی قوم کے لوگ ان کے عیوب کو زیادہ جانتے ہیں نجاشی (جو ایک دور اندیش' معاملہ

فہم اور زیرک بادشاہ تھا) نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ بھانپ گیا کہ یہ ان کی ساز باز کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا اہل دربار اور سفراء مکہ سے یوں مخاطب ہوا:۔

"اس طرح تو میں انہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا۔ جن لوگوں نے اپنا ملک چھوڑ کر میرے ملک پر اعتماد کیا ہے اور یہاں پناہ لینے کے لئے آئے ہیں' میں ان سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔ میں خود مسلمانوں کو بلا کر تحقیق کروں گا اور اس معاملہ کے تمام پہلوؤں کا از خود جائزہ لوں گا۔ نیز یہ ان کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اس کی حقیقت جاننے کے بعد فیصلہ کروں گا۔"

چنانچہ نجاشی نے مہاجرین کو دربار میں طلب کیا۔ مسلمانوں نے جناب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (جو کہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے) اپنا ترجمان منتخب کیا اور بالاتفاق طے کیا کہ ہم بادشاہ حبش کے دربار میں سچ ہی بولیں گے اور حالات جو رخ بھی اختیار کریں ہم تعلیماتِ مصطفوی علیہ التحیہ والتسلیم سے سرمو انحراف نہیں کریں گے' چاہے

نجاشی ہمیں اپنے ملک سے نکال دے ۔ ہمیں دین کے لیے کٹنا تو گوارا ہے مگر دین اسلام سے ہٹنا گوارا نہیں ہے۔ مسلمان جب نجاشی کے دربار میں آئے تو نجاشی نے سوال کیا کہ یہ کون سا دین ہے جسکی بنیاد پر تم نے اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور میرے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے ۔اس سوال کے جواب میں جناب جعفر بن ابی طالب نے اپنے دین کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا:۔

"اے بادشاہ ہم جاہل تھے' بت پوجتے تھے' مردار کھاتے تھے' بدکاریاں کرتے تھے' قرابت داروں سے تعلق توڑتے تھے' ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے اور ہم میں سے طاقتور کمزور کو کھا رہا تھا۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک ایسا رسول بھیجا جس کی عالی نسبی 'سچائی ' امانت اور پاکدامنی سے ہم پہلے سے واقف تھے۔ اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور سمجھایا کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اسکے سوا جن پتھروں اور بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑدیں ۔ اس نے ہمیں سچ بولنے' امانت ادا

کرنے' قرابت جوڑنے' پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے اور حرام کاری وخون ریزی سے باز رہنے کا حکم دیا اور فواحش میں ملوث ہونے 'جھوٹ بولنے' یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع فرمایا۔ اس نے ہمیں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیا۔ اس نے ہمیں نماز پڑھنے' زکوۃ دینے اور روزہ رکھنے کا پابند بنایا۔ ہم نے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مانا ' اس پر ایمان لے آئے اور اس کی پیروی کی ۔ ہم نے صرف اللہ کی عبادت کی اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ جن چیزوں کو اس پیغمبر نے حرام بتایا' انہیں حرام مانا اور جن چیزوں کو اس نے حلال بتایا' انہیں حلال جانا ۔ اس پر ہماری قوم ہم سے بگڑ گئی ۔ ہم پر ظلم و ستم کیا اور ہمیں ہمارے دین سے منحرف کرنے کے لیے ' ہمیں بے پناہ اذیتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کیا' تاکہ ہم اللہ تعالی کی عبادت کو چھوڑ کر بت پرستی کی طرف پلٹ جائیں 'مگر ہم نے ایسا نہ کیا تو انہوں نے ہم پر قہر و جبر اور ظلم و ستم کی

انتہاء کر دی ۔ ہمارے لیے زمین کو تنگ کر دیا اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے تو ہم نے آپ کے ملک کی طرف ہجرت کی اور دوسروں پر آپ کو ترجیح دیتے ہوئے آپ کی پناہ میں رہنا پسند کیا اور امید کی کہ آپکے پاس ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

نجاشی نے حضرت جعفر طیارؓ کی تقریر دل پذیر سن کر کہا:

"وہ پیغمبر ﷺ جو کچھ لائے ہیں اس میں سے تمہیں کچھ کلام یاد ہے؟ حضرت جعفر طیارؓ نے فرمایا: "ہاں" ۔ نجاشی نے کہا: "مجھے بھی پڑھ کر سناؤ"۔ حضرت جعفر طیارؓ نے اسی سورۃ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں ۔ اس وقت عجیب منظر تھا کہ سورۃ مریم پڑھی جا رہی تھی اور پڑھ وہ رہا تھا جس نے قرآن مجید کی تعلیم اس ذات اقدس واطہر سے حاصل کی تھی جس کے قلب منور پر اس کا نزول ہوا تھا۔ دربار میں سناٹا چھا گیا۔ نجاشی کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور وہ اس قدر رویا کہ اسکی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ نجاشی کے

قریب بیٹھے تمام عیسائی علماء بھی حضرت جعفر طیارؓ کی زبان مبارک سے سورۃ مریم کی تلاوت سن کر اتنا روئے کہ ان کے صحیفے بھیگ گئے۔ سبحان اللہ! حضرت جعفر طیارؓ نے پہلے رکوع کی تلاوت ختم کی تو دربار کا ماحول یکسر تبدیل ہو چکا تھا اور یہ سورۃ مریم کی تاثیر تھی کہ بادشاہ نجاشی نے کہا:۔

"یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت عیسیٰؑ لے کر آئے تھے' دونوں ایک ہی شمعدان سے نکلے ہیں۔"

جن لوگوں کے قلوب
اللہ تعالیٰ کی شدید محبت کی دولت
سے مالا مال ہو جاتے ہیں، وہ ہمیشہ
کی زندگی پا لیتے ہیں۔ موت ان
کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

فضائل سورۃ طٰہٰ

یہ سورۃ مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ترتیب نزولی کے لحاظ سے اسکا نمبر ۴۵ ہے اور ترتیب رسولی یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے اسکا نمبر ۲۰ ہے۔ یہ سورت آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیات' ایک ہزار تین سو اکیاون کلمات اور پانچ ہزار چار سو چھیاسٹھ حروف پر مشتمل ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کے مطابق "جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے اسے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔" (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵' جلد دوم) اس طرح سورہ طٰہٰ کی تلاوت کرنے والے کو رب العزت چون ہزار چھ سو ساٹھ نیکیاں عطا فرمائیں گے۔

سورۃ طٰہٰ کی فضیلت و خصوصیت بیان کرتے ہوئے حضرت محمد بن اسحق بن خزیمہ اپنی تصنیف "کتاب التوحید" میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے حضرت آدم کی پیدائش سے ایک ہزار

سال پہلے فرشتوں کے سامنے سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰسین کی تلاوت فرمائی ' جسے سن کر فرشتے کہنے لگے وہ امت کتنی خوش نصیب ہے جس پر یہ کلام نازل ہوگا۔ وہ زبانیں یقیناً مبارکباد کی مستحق ہیں جن سے کلام اللہ کے یہ الفاظ ادا ہونگے۔ یہ روایت سنداً کمزور ہے۔ (بحوالہ ابن کثیر)

قبول اسلام سے قبل حضرت عمرؓ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں نعیم بن عبداللہ سے ملاقات ہوگئی۔ نعیم نے پوچھا:۔

عمرؓ اس تپتی ہوئی دوپہر میں کہاں کا ارادہ ہے ؟ کہ اس تیزی سے جارہے ہو!

حضرت عمرؓ نے کہا:۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔

نعیم نے کہا:۔

کیا بنی ہاشم تمہیں معاف کر دیں گے ؟

کیا تم ان کا مقابلہ کر سکو گے ؟ عمرؓ بولے معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی صابی (بے دین) ہو چکے ہو!

نعیم نے کہا: میری خیر ہے تمہارے بہنوئی سعید بن زید اور بہن فاطمہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تم کس کس کا مقابلہ کرو گے؟

جناب عمرؓ نے پہلے بہن کے گھر کا رخ کیا۔ جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ بہنوئی نے دیکھا عمر تلوار بکف ہے، بدلے ہوئے تیور، آنکھوں میں اترا ہوا خون دیکھ کر سعیدؓ نے فاطمہؓ سے کہا:

عمر ہے۔ مگر نیت اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ فاطمہؓ نے کہا، دروازہ کھول دو۔ عمرؓ کی تلوار ہمارے دلوں سے اسلام کی حقانیت، توحید کی سچائی اور رسالت کی عظمت کو ختم نہیں کر سکتی، جس ماں کا دودھ عمرؓ نے پیا ہے اسی ماں کا دودھ میں نے پیا ہے۔ آج دیکھتی ہوں عمرؓ کی مردانگی کام دیتی ہے یا میری محبت وعزیمت کام دیتی ہے۔

وہ فاطمہؓ کا دروازہ کیا کھلا بلکہ جناب عمرؓ کے لیے ایمان کا دروازہ کھل گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:۔

"اے اللہ ابوجہل یا عمر ابن الخطاب سے اسلام کو عزت و قوت عطا فرما۔" (مشکوۃ)

عمرؓ کے حق میں قبول ہونے والی تھی۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کھولا تو عمرؓ نے غصے سے کہا کہ یہ کیسی آواز تھی جو میں نے سنی!

جواب دیا گیا، "قرآن کی آواز!"

معلوم ہوتا ہے تم دونوں صابی (یعنی بے دین) ہوگئے ہو!

یہ کہہ کر بہنوئی کو اس قدر مارا کہ وہ زخموں سے چور چور ہوگئے!

بہن فاطمہؓ چھڑانے کے لئے آگے بڑھیں تو حضرت عمرؓ نے انہیں مار مار کر لہولہان کر دیا اور کہا یا بھائی کو رکھو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھو۔

فاطمہؓ نے کہا، "عمر! میں بھائی کو چھوڑ سکتی ہوں لیکن سچائی کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اخوّت کو چھوڑ سکتی ہوں لیکن نبوّت کو نہیں چھوڑ سکتی۔"

عمرؓ نے جب دیکھا کہ ایک نحیف وناتواں بہن بھائی کے ظلم وستم کا مقابلہ کر رہی ہے تو بہن فاطمہؓ سے عمرؓ نے کہا کہ اچھا مجھے وہ کتاب لا کر تو دکھاؤ تاکہ میں بھی اسے دیکھ کر پڑھوں۔ تو سیدہ فاطمہؓ نے فرمایا:۔ اے عمر! تم ناپاک ہو۔

جب تک تم پاک صاف نہیں ہو گے اس کو چھو نہیں سکتے ۔ بالآخر عمرؓ نے پاک صاف ہو کر قرآن پاک کی سورۂ طٰہٰ کی تلاوت شروع کی۔ جب تلاوت کرتے کرتے سورۂ طٰہٰ کی آیت :-

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

" بے شک میں ہی معبود برحق ہوں' میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پس میری ہی عبادت کرو اور نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو" ۔

تو حضرت عمرؓ کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا:-

مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْكَلَامَ وَأَكْرَمَهُ

"کس قدر حسین ' قابلِ تکریم ہے یہ کلام" یہ کہتے ہوئے حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ پڑا۔

عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس پر لے چلو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نبی رحمت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت سے مالا مال اور مشرف بہ اسلام ہو گئے ۔

الغرض یہ سورۂ طٰہٰ ہی ہے جس کی تاثیر نے حضرت عمرؓ کے دل کی دنیا بدل دی اور وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سورت کو پڑھنے ' سمجھنے اور اس کے مطالب و مفاہیم پر غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔ رہی یہ دنیا' تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔"

"اور دیکھو' اللہ نے تم کو پیدا کیا' پھر وہ تم کو موت دیتا ہے اور تم میں سے کوئی بدترین عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ حق یہ ہے کہ اللہ ہی علم میں بھی کامل ہے اور قدرت میں بھی۔"

فضائل سورہ یٰسین

یہ سورہ مبارکہ مکی ہے ۔ ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے اس کا نمبر اکتالیس اور قرآنی ترتیب سے اس کا نمبر ۳۶ ہے ۔ اس کے پانچ رکوع ' تراسی آیات ' سات سو انتیس کلمات اور تین ہزار حروف ہیں ۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کے مطابق (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ ' جلد ۲) جو شخص قرآن حکیم کے ایک حرف کی تلاوت کرتا ہے ۔ خالقِ کائنات اسے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے ۔ اس طرح سورہ یٰسین کی تلاوت کرنے والے سعادت مند کو تیس ہزار نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

اس سورت میں قیامت اور حشر نشر کے حالات واقعات بڑی توضیح' تصریح' فصاحت ' بلاغت اور شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں ۔ اور فکر آخرت ہی وہ فکر ہے جسے مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔ یہی فکر ہے جو انسان کو بری خواہشات اور حرام چیزوں سے روکتی ہے ۔ آخرت میں اللہ کے

سامنے کھڑے ہو کر جوابدہی کا خوف ہی انسان کو صحیح اور سیدھے راستے پر چلاتا ہے اور انسان کو اعمال صالحہ پر آمادہ کرتا ہے بقول امام غزالی رحمہ اللہ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ دوجہاں اور رحمتِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کو قرآن کا دل فرمایا۔

"بے شک ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورت یٰسین ہے جو شخص سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا"۔

(جامع ترمذی صفحہ ۱۱۴' جلد ۲)

غور فرمائیے کتنا عظیم ثواب ہے اس خوش نصیب کے لئے جو اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی تلاوت کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے سورۂ یٰسین کے فضائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا اگر وہ بھوکا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ بھر دے گا۔ اگر وہ پیاسا ہو گا

تو اللہ تعالیٰ اسے سیراب کر دے گا۔ اگر وہ ننگا ہو گا تو ربِ کائنات اسے لباس عطا فرمائے گا۔ اگر وہ خوف و ہراس میں مبتلا ہو گا تو رب العزت اسے امن وسکون بخش دے گا۔ اگر وہ وحشت زدہ ہو گا تو ربِ کائنات اُس کی وحشت کو دور فرما دے گا۔ اگر وہ محتاج ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسکی احتیاج دور کر دے گا۔ اگر جیل میں ہو گا تو اللہ کریم اسے رہائی دلوائے گا۔ اگر وہ راستہ سے بھٹک گیا ہو گا تو رب العالمین اسکی رہنمائی فرمائے گا۔ اگر وہ مقروض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے اس کا قرض ادا کرے گا۔ یعنی اللہ تعالی سورۃ یٰسین کی تلاوت کرنے والے کی ہر مصیبت ٹال دے گا اور حاجت پوری فرمائے گا۔ (تفسیر المدارک صفحہ ۱۴۵۱ جلد ۳)

امام یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت سورۃ یٰسین پڑھ لے وہ شام تک خوشی اور آرام و سکون میں رہے گا۔ اور جو آدمی شام کو اس کی تلاوت کر لے وہ صبح تک آرام و سکون اور مسرت میں رہے گا۔

رحمتِ عالم ﷺ کی ۵۵۵۰ احادیث
کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص
رات کے وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت کرے اس
کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
(ابن کثیر صفحہ ۵۶۳ جلد ۳)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بہن
حضرت اسماءؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ جن
کو حواری رسول ہونے کا شرف حاصل ہے' بیان
کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جو
شخص سورۃ یٰسین کو اپنی حاجات اور ضرورت کے
آگے کر دے یعنی حاجت کے وقت اس بابرکت
سورت کی تلاوت شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ اس
سورت کی بدولت اسکی حاجت اور ضرورت پوری
فرما دیتا ہے۔(تفسیر مظہری مترجم صفحہ ۵۷۴ جلد ۹)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے
مروی ہے کہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت کے دن سورۃ یٰسین کی بکثرت تلاوت
کرنے والے کو ربِ تعالیٰ کے دربار میں بلایا جائے

گا۔ وہ حاضر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اسے کئی لوگوں کے لئے شفاعت و سفارش کی اجازت فرمائیں گے۔ جن لوگوں کی یٰسین کا قاری سفارش کرے گا انکی تعداد قبیلہ مضر اور قبیلہ ربیعہ کے افراد کی تعداد سے زیادہ ہو گی۔ یہ دونوں قبیلے عرب کے مشہور اور کثیر لوگوں پر مشتمل قبیلے ہیں جنکی تعداد کو شمار کرنا مشکل ہے۔

(تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۰۲ جزء ۲۲)

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ اپنی مشہور زمانہ تفسیر میں امامِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" میری خواہش ہے کہ میری امت کے ہر فرد کے دل میں یہ سورت محفوظ ہو یعنی ہر امتی کو سورت یٰسین زبانی یاد ہو"

قارئین کرام ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس سورہ مبارکہ کو زبانی یاد کرنا چاہیے اور اسکی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"سورت یٰسین اپنے قریب المرگ لوگوں کے پاس پڑھا کرو۔" (سنن ابی داؤد صفحہ ۸۹ جلد ۲)

اللہ رب العزت ہمیں پیارے نبی ﷺ کی خواہش کا احترام کرنے اور آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ملخص از خطبات یٰسین از:
پروفیسر حافظ عبد الستار حامد صاحب)

نماز میں غفلت نہ کریں
اوّل وقت میں سنّت
کے مطابق ادا کریں

فضائل سورۃ الرحمٰن

یہ مہتمم بالشان سورۂ رحمٰن مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ترتیبِ نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر ستانوے ہے اور قرآنی اعتبار سے اس کا نمبر پچپن ہے۔ اس کے تین رکوع اٹھہتر آیات' تین سو اکیاون کلمات اور ایک ہزار چھ سو تراسی حروف ہیں ۔ سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی مشہور حدیث ہے کہ ''جو شخص کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کرے اسے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ '' کے مطابق اس عظیم الشان سورت رحمٰن کی تلاوت کی سعادت حاصل کرنے والے خوش بخت انسان کو سولہ ہزار آٹھ سو تیس نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

صحابی رسول ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اور سورہ رحمٰن کی تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ چپ چاپ سنتے رہے ۔ رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سکوت دیکھا تو فرمایا! تم سے تو جنات ہی جواب دینے میں اچھے رہے، میں نے جب ان کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تو میں جب

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پڑھتا تو وہ کہتے "لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ"

یعنی اے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے، پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔(ترمذی)

یہ سورۂ مبارکہ اسلوب بیان اور فصاحت وبلاغت کا نمونہ ہے اس میں خالق ومالک ارض و سماء نے اپنی قدرت، کمالات، جن وانس پر اپنے ان گنت، بے شمار، لا تعداد اور بے حد و حساب احسانات وانعامات اور اپنی رحمت و ربوبیت اور اس کے مقابلے میں جن وانس کی بے بسی، بے کسی، لاچاری عاجزی اور انہیں اللہ کے حضور جواب وہی کا احساس دلا کر نافرمانی اور بغاوت کے انتہائی برے اور خوفناک انجام سے ڈرایا ہے۔ حق تعالیٰ نے بار

بار اپنی قدرت کی نشانیوں کو بیان کر کے خواب غفلت میں پڑے ہوئے انسانوں کو جھنجوڑا ہے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

کی تکرار نے اس سورۃ کا حسن دوبالا کر دیا ہے۔ خدائے لا یزال ولم یزل کی قدرتوں کے عجوبے اس کے انعامات' اس کی شان قہاری وغفاری ' قدوسی وجبروت کے مظاہر' جزاوسزا کی تفصیلات بیان کر کے بار بار جنوں اور انسانوں سے استفسار کیا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی کون کون سی نشانیوں اور کن کن نعمتوں کو جھٹلائیں گے ؟ یہ سورۃ اس بات کی صراحت اور وضاحت بھی کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت جن وانس دونوں کے لئے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صرف بنی نوع انسان تک محدود نہیں۔ اہل مکہ کہا کرتے تھے کہ یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی انسان سکھاتا ہے۔ اس کے جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن

یعنی رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ اس سورۃ میں اللہ

تعالیٰ نے اپنی بہت سی نعمتیں گنوائی ہیں چونکہ تعلیم القرآن ان سب نعمتوں میں قدر و منزلت اور اہمیت وافادیت کے لحاظ سے سب سے نمایاں ہے اس لئے سب سے پہلے اسی نعمت کا تذکرہ کیا گیا۔
(فتح القدیر)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ علیہ امرتسری لکھتے ہیں کہ اس ذی شان سورہ رحمٰن میں آیت فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

اکتیس مرتبہ آئی ہے۔ آٹھ بار ان آیتوں کے بعد جن میں مخلوق کی عجائب اور پیدائش کی کاریگریاں اور ابتدائے خلقت اور سامان عافیت کی گنتی ہے اور دوزخ کے دروازوں کی تعداد اور دوزخ کے درجوں کے بقدر سات مرتبہ ان آیتوں کے بعد جن میں دوزخ کی شدت اور عذابوں کا بیان ہے۔ اور عذاب کے تذکرہ کے بعد نعمتوں کا یاد دلانا اس لیے ہے کہ عذاب کی ذلت اور تکلیف سے بچا دینا بھی بڑی نعمت ہے۔ پھر آٹھ جگہ ان آیتوں کے بعد آتی ہے جن میں جنت کی نعمتوں کا بیان ہے اور جنت کے

دروازے بھی آٹھ ہیں اور ان سب کے علاوہ پھر آٹھ جگہ یہ آیت آتی ہے، اس مناسبت سے کہ سوائے ان جنتوں کے اور بھی جنتیں ہیں آیت شریفہ:۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

کا بار بار آنا بر محل اور نہایت ہی موزوں ہے کوئی عاقل اسکو فضول یا خلاف فصاحت نہیں کہہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن میں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

اس دُنیا میں اچھے اور بُرے، مومن اور کافر، ظالم اور انصاف پسند ملے جلے ہیں۔ یہاں مومنوں اور نیکوکاروں کے طفیل کافروں اور بدکاروں کو رزق مل رہا ہے۔ آخرت میں مومن اور کافر الگ الگ ہو جائیں گے۔ جنت میں مومنوں کو اعلےٰ قسم کا پاکیزہ رزق ملے گا۔ کافروں کو دوزخ میں تھور اور پیپ لہو اسی طرح کی گندی غذائیں ملیں گی۔ اسلئے کہ وہ دُنیا میں بھی حرام کی گندی غذا کھاتے تھے۔ ظلم کرکے دوسروں کا خون پیتے تھے۔ غیبت کر کے مُردار کھاتے تھے۔ سود کی گندی اور بدبودار پیپ پسند کرتے تھے۔

فضائل سورۃ الواقعہ

یہ سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔
اسکے تین رکوع' چھیانوے آیات' تین سو چوراسی کلمات اور ایک ہزار سات سو اڑسٹھ حروف ہیں۔
چونکہ کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کرنے پر اللہ رب العزت دس نیکیاں عطا فرماتا ہے' اس لحاظ سے اس سورت کی تلاوت کرنے والے سعادتمند کو خالق و مالک ارض وسما سترہ ہزار چھ سو اسی نیکیاں عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ

ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے اس سورت کا نمبر چھیالیس ہے۔ اور ترتیبِ رسولی یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اس کا نمبر چھپن ہے۔

"واقعہ" قیامت کا نام ہے کیونکہ اسکا ہونا یقینی امر ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

یعنی اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی اسکا

واقع ہونا حتمی امر ہے۔ نہ اسے کوئی ٹال سکے گا' نہ ہٹا سکے گا۔ وہ اپنے مقررہ وقت پر آکر ہی رہے گی۔ اس سورت کے شروع میں ہی وقوع قیامت کا ذکر ہے۔ اسی لئے اس سورت کا نام سورہ واقعہ رکھا گیا ہے۔ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ

یہ ایسی متبرک افضل اور بابرکت سورت ہے کہ اسکی روزانہ تلاوت کرنے والے خوش نصیب انسان کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت فرما دیتا ہے۔ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ مبارکہ کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ پڑھتا ہے اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا"

(بیہقی 'مشکوۃ المصابیح' صفحہ ۱۸۹)

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الواقعہ کو سورۃ الغنی فرمایا' یعنی مالدار اور غنی بنانے والی سورت ہے۔

فرمایا:۔ "اسے خود پڑھا کرو اور

عَلِّمُوْهَا اَوْلَادَكُمْ

یہ سورت اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ تاکہ وہ اس کی تلاوت کریں اور اسکی برکت سے فاقہ کشی سے محفوظ رہیں۔"

ایک دوسری حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عورتوں کے لئے ہے:۔

"سورۂ واقعہ اپنی عورتوں کو ضرور سکھایا کرو کیونکہ یہ دولت اور ثروت والی سورت ہے۔"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ عورتوں کو حکم فرمایا کرتی تھیں کہ تمہیں کوئی چیز سورہ واقعہ کی تلاوت سے عاجز نہ کر دے۔

(تفسیر الدر المنثور صفحہ ۱۵۳ جلد نمبر ۶)

علماء تفسیر اس سورۂ مبارکہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان دلچسپ گفتگو کا ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی مرض الموت میں ایک دن خلیفہ وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ انکی عیادت اور بیمار پرسی کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کو کیا مرض ہے ؟

آپ نے جواب دیا۔ "مجھے اپنے گناہوں
کی بیماری ہے۔"
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سوال کیا:
"آپکی خواہش کیا ہے؟"
کہا: "مجھے اپنے رب کی رحمت مطلوب
ہے۔"
پھر خلیفہ وقت نے کہا: "کیا ہم آپ کے
لئے طبیب نہ بلائیں ؟"
فرمایا: "طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کیا
ہے۔
پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے
پوچھا: "کیا ہم آپ کا وظیفہ ادا کرنے کا حکم نہ
دیں؟"
آپ ؓ نے فرمایا "اب مجھے اس کی کوئی
ضرورت نہیں کیونکہ زندگی میں تو مجھے دیا نہیں اور
اب میری موت کے وقت میرے حوالے کرنا چاہتے
ہیں۔"
ان کا یہ جواب سن کر حضرت عثمان ؓ نے

از راہِ ہمدردی فرمایا اس وظیفے کی رقم تمہارے بعد تمہاری بچیوں کے کام آئے گی تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: "اے عثمان! کیا آپ کو یہ ڈر ہے کہ میری بچیاں میرے بعد فاقے کا شکار ہو جائیں گی؟ ایسا قطعاً نہیں ہو گا کیونکہ

میں نے انہیں حکم دے رکھا ہے کہ وہ ہر رات سورت واقعہ پڑھا کریں اور میں نے اپنے پیغمبر جناب محمد ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "جو شخص ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کرتا ہے وہ کبھی بھوک افلاس اور تنگی کا شکار نہ ہوگا۔

(تفسیر قرطبی صفحہ ۱۹۴ جزء ۱۷۔ بحوالہ خطبات یٰسین از پروفیسر حافظ عبد الستار حامد صاحب)

اس واقعہ کے راوی حضرت ابو ظبیہ بھی اس سورت کو بلا ناغہ پڑھا کرتے تھے (ابن کثیر)

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ بوڑھے ہوگئے۔ فرمایا ہاں مجھے سورۃ ہود' سورۃ واقعہ' سورۃ

والمرسلات سورۃ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نمازیں پڑھتے تھے۔ جس طرح تم آج پڑھتے ہو لیکن آپکی نماز ہلکی ہوتی تھی فجر کی نماز میں آپ سورہ واقعہ اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اللہ رب العزت ہمیں اس عظیم الشان سورت کو یاد کرنے' روزانہ پڑھنے' اپنی اولاد کو سکھانے اور اپنی عورتوں کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سود کی لعنت سے بچیے
عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیں

فضائل سورۃ الملک

سورۂ ملک مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ قرآنی ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا نمبر سرسٹھ ہے اور ترتیبِ نزولی کے حساب سے اسکا نمبر ستتر ہے ۔ یہ سورت انتیسویں سپارے کی ابتدا سے شروع ہوتی ہے۔ یہ دو رکوع، تیس آیات، تین سو پینتیس کلمات اور ایک ہزار تین سو انسٹھ حروف کا مجموعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی مشہور حدیث کے مطابق جو شخص کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کرتا ہے اللہ اسے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ جلد ۲)

اس طرح سورہ ملک کی تلاوت کی سعادت حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ تیرہ ہزار پانچ سو نیکیاں عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ

اس سورت کی فضیلت و خصوصیت کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں ان میں سے چند ایک صحیح اور حسن ہیں۔ (احسن البیان)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
"کتاب اللہ میں تیس آیات والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اسکو بخش دیا جائے گا۔
(ترمذی ' ابوداؤد' ابن ماجہ' مسند احمد)

دوسری روایت میں ہے کہ قرآن مجید میں ایک ایسی سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے لڑے گی حتی کہ اسے جنت میں داخل کروائے گی۔ (مجمع الزوائد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے قبل سورۃ الٓمٓ سجدہ اور سورۃ ملک ضرور پڑھتے تھے۔ (ترمذی)

شیخ البانی رحمہ اللہ "الصحیحہ" میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ "سورۃ ملک عذاب قبر سے روکنے والی ہے یعنی اسکا پڑھنے والا (امید ہے) کہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا بشرطیکہ وہ احکام و فرائض اسلام کا پابند ہو۔" (بحوالہ تفسیر احسن البیان)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سورت کی فضیلت و خصوصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی تلاوت کو اپنا معمول بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فضائل سورۃ الفجر

یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے اس کا نمبر ۱۰ اور ترتیبِ رسولی یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اس کا نمبر ۸۹ ہے۔ تیسویں پارے کی یہ سورۃ مبارکہ ایک رکوع، تیس آیات، ایک سو ستائیس کلمات اور پانچ سو پچاسی حروف پر مشتمل ہے۔ بالفاظ دیگر ان حروف کے اس مجموعے کا نام سورہ فجر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث (جامع ترمذی، صفحہ ۱۱۵، جلد دوم کے مطابق اس سورت کے پڑھنے والے کو حق تعالیٰ پانچ ہزار آٹھ سو پچاس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی کو نماز میں سورۃ فجر اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت معاذ رضی

اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ ایک شخص آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز میں لمبی قراءت کی۔ اس شخص نے مسجد کے ایک گوشے میں اپنی نماز پڑھ لی اور پھر فارغ ہو کر چلا گیا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بطور شکایت یہ واقعہ بیان فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوان کو بلوا کر پوچھا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول میں کیا کرتا! ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے لمبی قراءت شروع کی۔ میں نے گھوم کر مسجد کے کونے میں اپنی نماز پڑھ لی۔ پھر اپنی اونٹنی کو چارہ ڈالا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ کیا تم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْفَجْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ جیسی سورتوں سے بے خبر تھے؟ (نسائی)

10395

یہ سورت انسانوں کو ایمان اور تقویٰ کی دعوت دیتی اور غور و فکر کے لئے تیار کرتی ہے۔ فجر، دس راتوں (ذی الحجہ)، جفت اور طاق اور رات کی قسم کھانے کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخرت کی جزا و سزا کے بارے میں جو تمہیں بتا رہے ہیں وہ برحق ہے۔

اس سورت میں اللہ رب العزت نے قوی قوموں کے عبرت ناک انجام سے ڈرایا ہے اور اس سے سبق حاصل کرنے کی دعوت دی ہے۔ نیز یہ بھی بتا دیا کہ ان ظالم و سرکش اقوام نے جب کرۂ ارض کو فساد سے بھر دیا تو اس کا واحد علاج ان اقوام کو صفحۂ ہستی سے تباہ و برباد اور نیست و نابود کر دینا تھا۔ بعد ازاں انسانی معاشرے کی اخلاقی حالت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور آخر میں روزِ محشر کے حالات، قیامت کی ہولناکیوں، انسان کی حسرت "

يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ

" ہائے کاش میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ نیک اعمال پہلے سے کر لئے ہوتے!" کا تذکرہ اور نفسِ مطمئنہ کے خوشی خوشی جنت میں داخلے کا ذکر کیا گیا

ہے۔

اللہ تعالی ہمیں اس سورت کو پڑھنے، سمجھنے اور اس میں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فرمانِ رسول ﷺ ہے

مَن اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَن اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ،

ترجمہ: جس شخص نے میری سنت سے محبت کی پس تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی شریف)

کوشش کریں کہ ہر کام سنت کے مطابق ہو۔

جن لوگوں نے خود کو دنیا کے جھمیلوں میں الجھایا ہوا ہے اور دین کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہے اس کے قصوروار وہ خود ہیں دراصل انہوں نے اپنی آخرت کے مقابلے میں دنیا کو زیادہ اہمیت دے رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کے کاموں کو ترجیح دیتے ہیں۔

فضائل سورۃ التکاثر

اس سورۃ مبارکہ کا نام " التکاثر " اسکی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ تکاثر کے معنی کثرت کے ہیں۔ اس سورت میں کثرت یعنی بہتات کی حرص کی مذمت کی گئی ہے۔

یہ سورۃ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ معظمہ میں نازل فرمائی گئی ۔ ترتیب نزولی کے لحاظ سے اسکا نمبر سولہ ہے اور ترتیب رسولی یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اسکا نمبر ۱۰۲ ہے ۔ اس سورت کے ایک رکوع' آٹھ آیات' اٹھائیس کلمات اور ایک سو تئیس حروف ہیں۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث " جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اسے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں"۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵' جلد ۲) کے مطابق اس سورہ مقدسہ کی تلاوت کرنے والے کو خالق کائنات بارہ سو تیس نیکیاں عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ

فضائل واثرات کے لحاظ سے یہ چھوٹی چھوٹی آیات پر مشتمل مختصر سی سورت بڑی برکتوں والی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں و رحمت عالم وعالمیاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا:۔

کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ روزانہ ایک ہزار آیات کون پڑھ سکتا ہے؟ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی " الھاکم التکاثر " نہیں پڑھ سکتا" (تفسیر روح المعانی ۲۵۸ جزء ۳۰)۔

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ذیشان فرمان سے یہ بات عیاں ہے کہ سورۃ التکاثر کی ایک بار تلاوت کرنا قرآن حکیم کی ایک ہزار آیات پڑھنے کے برابر ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
"جو شخص روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے ہنستے مسکراتے ملاقات کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ روزانہ ہزا ر آیات کی پڑھنے کی طاقت کس میں ہے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت "الہاکم التکاثر" شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ سورت ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔
(روح المعانی صفحہ ۲۵۸ جزء ۳۰ بحوالہ سورۃ التکاثر تفسیر و تعبیر از پروفیسر حافظ عبد الستار حامد)
اللہ رب العزت ہمیں اس عظیم البرکت سورت کی تلاوت کو اپنا معمول بنانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

فضائل سورۃ الکافرون

یہ سورت مکہ معظمّہ میں نازل ہوئی۔
ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے اس کا نمبر اٹھارہ اور ترتیبِ رسولی یا قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اس کا نمبر ۱۰۹ ہے۔ اس کا ایک رکوع' چھ آیتیں' چھبیس کلمات اور ننانوے حروف ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی مشہور حدیث (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ ' جلد ۲) کے مطابق اس سورت کی تلاوت کرنے والے کو خالق و مالک ارض و سما نو سو نوے نیکیاں عطا فرمائے گا۔

اس سورت میں اللہ رب العزت نے اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے دو ٹوک الفاظ میں اعلان فرما دیا کہ کفر اور اسلام کا ملاپ نہیں ہو سکتا۔ ان کی مصالحت نہیں ہو سکتی۔ یہ دو جدا راہیں' دو مختلف نظریئے اور دو علیحدہ علیحدہ زاویئے ہیں۔ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے۔ دونوں کے مابین طویل فاصلہ ہے۔ یہ دو مختلف سمت میں چلنے والے

راتے ہیں۔

یہ سورۂ مبارکہ پوری قطعیت ' تاکید اور تکرار کے ساتھ نازل ہوئی تاکہ توحید اور شرک' کفر اور اسلام کے درمیان فرق ہو جائے۔

مشہور صحابی حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو اور سورۂ اخلاص کو طواف کے بعد دو رکعتوں میں تلاوت فرمایا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صبح کی دو سنتوں میں بھی رسولِ اکرم ﷺ انہی دو سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔(صحیح مسلم)

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کی دو رکعتوں' فجر اور مغرب کی سنتوں میں سورت کافرون اور سورت اخلاص تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (مسند احمد)

رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں سے ایک سے فرمایا تم نے نکاح کر لیا؟ اس نے کہا حضورؐ میرے پاس اتنا مال نہیں ہے جو میں اپنا نکاح کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قُلْ

هُوَ اللّٰہُ تیرے ساتھ نہیں ؟
اس نے کہا جی ہاں یہ تو ہے ۔ فرمایا
تہائی قرآن یہ ہوا۔
فرمایا: کیا "اِذَا جَآءَ" نہیں ؟ یعنی سورت
" نصر " ' کہا' اللہ کے رسول وہ بھی ہے۔ فرمایا:
چوتھائی قرآن یہ ہوا۔ فرمایا: کیا "قُلْ یٰٓاَیُّھَا
الْکٰفِرُوْنَ" یاد نہیں ؟ کہا: ہاں ' فرمایا: چوتھائی قرآن
کے برابر یہ ہے۔ جا ' اب نکاح کر لے ۔ "
یہ حدیث حسن ہے (ترمذی)
حضرت حارثہ بن جبلہ رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ' مجھے
کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں سوتے وقت اسے پڑھ
لیا کروں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تو رات کو اپنے بستر پر جائے تو سورت کافرون
پڑھ لیا کر۔ یہ شرک سے بیزاری ہے۔ (مسند احمد)
ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ کر اس سورت کی تلاوت
فرمایا کرتے تھے۔(طبرانی)
اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں سنت پر عمل
کرنے کا شوق پیدا فرمائے۔ آمین

فضائل سورۃ الاخلاص

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے۔ ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے اس کا نمبر ۲۲ اور قرآنی ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر ۱۱۲ ہے۔ اس میں چار آیتیں، پندرہ کلمات اور سینتالیس حروف ہیں۔ اور حدیث نبوی ﷺ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵، جلد ۲) کے مطابق اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرنے والے خوش نصیب کو ۴۷۰ نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

احادیث میں رسول اکرم ﷺ نے اس سورت کی فضیلت اور ثواب کا خاص خصوصیت سے بھی ذکر فرمایا ہے۔

ایک دفعہ رسولِ مقبول ﷺ نے اپنے جاں نثار اور فدا کار صحابہؓ سے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اتنی طاقت تو ہر ایک میں نہیں۔ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا۔ سنو! سورۃ اخلاص تہائی قرآن ہے۔ (صحیح بخاری)

ایک دن نبیِّ رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ صحابہ کرامؓ زبان مصطفیٰ ﷺ سے ایک تہائی قرآن سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ گھر سے تشریف لائے، سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمائی اور پھر گھر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ وعدہ تو آپ ﷺ کا تہائی قرآن کا تھا۔ شاید آسمان سے کوئی وحی آ گئی ہو۔ اتنے میں رحمتِ عالم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ میں نے تم سے تہائی قرآن سنانے کا وعدہ کیا۔ سنو! یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

ایک شخص نے کسی کو یہ سورت رات کے وقت تلاوت کرتے ہوئے سنا کہ وہ بار بار اسی کو دہرائے جا رہا ہے۔ صبح کے وقت اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ گویا کہ وہ اسے ہلکے ثواب کا کام جانتا تھا۔ تو امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے۔ یہ سورت مثل تہائی قرآن ہے۔ (بخاری)

ایک انصاری صحابیؓ مسجد قبا کے امام تھے۔ ان کی عادت تھی کہ الحمد ختم کر کے سورہ اخلاص پڑھتے اور پھر جو سورت پڑھنی ہوتی یا جہاں سے چاہتے قرآن پڑھتے۔ ایک دن مقتدیوں نے کہا کہ آپ اس سورت کو پڑھتے ہیں پھر کوئی اور سورت ملاتے ہیں یہ کیا ہے؟ یا تو آپ اسی کو پڑھیے یا چھوڑ دیجئے۔ دوسری سورت ہی پڑھا کیجئے۔

انہوں نے جواب دیا میں جس طرح کرتا ہوں کرتا رہوں گا۔ تم چاہو تو مجھے امام رکھو۔ اگر کہو تو میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں۔

یہ بات بھی ان پر بھاری تھی۔ کیونکہ ان لوگوں میں وہ افضل ہیں۔ ان کی موجودگی میں دوسرے کا نماز پڑھانا بھی انہیں گوارا نہیں تھا۔ ایک دن رسولِ مقبول ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ لوگوں نے آپؐ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے امام صاحب سے فرمایا کہ تم کیوں اپنے ساتھیوں کی بات کو نہیں مانتے اور ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو۔ انصاری صحابیؓ جتانے لگے اللہ

کے رسولؐ مجھے اس سورت سے بڑی محبت ہے۔ رسالتِ مآب ﷺ نے جواب دیا۔ اس کی محبت نے تجھے جنت میں پہنچا دیا۔ (صحیح بخاری)

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور پھر اللہ کے حضور بایں الفاظ دست بدعا ہوتا ہے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ

یعنی "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی دے کر کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے۔ بے نیاز ہے' نہ اس کے ماں باپ' نہ اولاد' نہ ہمسر اور ساتھی کوئی۔"

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:
"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی۔ اس بڑے نام کے ساتھ جب کبھی اس سے مانگا تو عطا ہوا۔ جب کبھی اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہوئی۔ (نسائی)

مندرجہ بالا دعا میں زیادہ تر الفاظ سورۃ اخلاص کے ہیں۔ جس میں اسم اعظم کا ذکر آیا ہے۔ اس کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول مقبول ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ معاویہ بن معاویہؓ کا انتقال ہو گیا۔ کیا آپؐ انکے جنازے کی نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر زمین پر مارا۔ تمام درخت اور ٹیلے وغیرہ پست ہو گئے۔ ان کا جنازہ رسولِ اکرم ﷺ کو نظر آنے لگا۔ آپ ﷺ نے نماز شروع کی۔ آپ کے پیچھے فرشتوں کی صفیں تھیں اور ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آخر اس مقام و مرتبہ کی وجہ اور سبب کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اس سورت سے محبت اور ہر وقت آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے اس کی تلاوت کی بنا پر اللہ نے اس مرتبے اور مقام سے نوازا ہے۔

(مسند ابو یعلی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میری رسول اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے جلدی سے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ مومن کی نجات کس عمل پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عقبہؓ زبان تھامے رکھ۔ اپنے گھر میں بیٹھا رہا کر۔ اور اپنی خطاؤں پر روتا رہ۔ پھر دوبارہ جب میری ملاقات ہوئی تو آپؐ نے خود میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبہ کیا میں تمہیں زبور، تورات، انجیل اور قرآن میں اتری ہوئی تمام سورتوں سے بہترین سورتیں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا ہاں حضور ﷺ ضرور بتایئے۔ اللہ تعالیٰ کرے میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ پس آپ ﷺ نے مجھے سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھائیں۔ پھر فرمایا عقبہ دیکھو انہیں نہ بھولنا اور ہر رات انہیں پڑھ لیا کرنا۔ حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں پھر میں نہ کبھی انہیں بھولا۔ اور نہ ہی کوئی رات انہیں پڑھے بغیر گذاری۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں بھی اس سورت سے محبت پیدا فرمائے اور اس کی تلاوت کو اپنا معمول بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فضائل معوذتین

یہ دونوں سورتیں مکی ہیں۔ ترتیب نزولی کے اعتبار سے انکے نمبر بالترتیب ۲۰ اور ۲۱ ہیں جبکہ قرآنی ترتیب میں یہ ۱۱۳ اور ۱۱۴ نمبر پر ہیں۔ اور ان پر قرآن مجید مکمل ہوتا ہے۔سورہ الفلق میں پانچ آیتیں' تیئس کلمات اور تہتر حروف ہیں اور حدیث نبوی ﷺ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵' جلد۲) کے مطابق چونکہ قرآن مجید فرقان حمید کا ایک حرف پڑھنے والے کو دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اس لئے اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرنے والے خوش نصیب کو سات سو تیس نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

سورۃ الناس کی چھ آیتیں' بیس کلمات اور اسی حروف ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق اس سورہ مبارکہ کی تلاوت کرنے پر آٹھ سو نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

قرآن مجید اور فرقان حمید کی یہ دونوں فقید المثال سورتیں اگرچہ الگ الگ ہیں مگر ان کے درمیان گہرا

تعلق ہے اور ان کے مضامین میں قریبی مناسبت ہے ۔ اسی قریبی مناسبت کی وجہ سے ان دونوں سورتوں کا ایک مشترکہ نام "معوذتین" ہے ۔

ان دونوں سورتوں کی مشترکہ فضیلت متعدد احادیث نبویہ ﷺ میں بیان کی گئی ہے۔

امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم الشان ہے:

"آج کی رات مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جن کی مثل میں نے کبھی نہیں دیکھی ۔ اس کے بعد آپ نے یہ دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں" (صحیح مسلم 'کتاب صلوۃ المسافرین' باب فضل قراءۃ المعوذتین والترمذی بحوالہ احسن البیان)

حضرت ابو حابس جہنی رضی اللہ عنہ سے

آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو حابس کیا میں تمہیں بہترین تعویذ نہ بتاؤں جس کے ذریعے پناہ طلب کرنے والے پناہ مانگتے ہیں ؟ انہوں نے عرض کیا ہاں ضرور بتائیے ۔ آپ ﷺ نے دونوں کا ذکر کر کے فرمایا یہ دونوں معوذتین ہیں ۔(نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لائے تو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔ نیز اپنے جسم کے جتنے حصے تک ہاتھ پہنچ سکتے اس پر بھی پھیرتے۔ ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو مجھے حکم دیتے کہ میں تینوں سورتیں ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے جسم پر پھیروں۔

(صحیح بخاری)

آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ رات کو سوتے وقت سورۃ الاخلاص ، سورۃ الفلق، اور سورۃ الناس دونوں ہتھیلیوں پر پھونکتے اور پھر انہیں پورے جسم میں ملتے ، پہلے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے۔ اسکے بعد جہاں تک آپکے ہاتھ پہنچتے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ ایسا کرتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے پیارے نبی

ﷺ کے طریقے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صحابی رسول حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں آپ ﷺ کی سواری کی نکیل تھامے چلا جا رہا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا اب آؤ تم سوار ہو جاؤ۔ میں نے اس خیال سے کہ اگر آپ ﷺ کی بات نہ مانوں گا تو نافرمانی ہو گی۔ میں نے سوار ہونا منظور کر لیا (اسی لئے کہتے ہیں "الامر فوق الادب" حکم کو ادب پر فوقیت حاصل ہے)

حضرت عقبہؓ کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد میں اتر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا عقبہ کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ضرور سکھائیے۔ آپ ﷺ نے مجھے معوذتین پڑھائیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں ان دونوں سورتوں کی

تلاوت فرمائی۔ پھر مجھ سے فرمایا تونے دیکھ لیا، سُن جب تو سوئے اور کھڑا ہو انہیں پڑھ لیا کر۔

(مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن اسلم رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہو! وہ نہ سمجھے کیا کہوں؟

آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہو! تو انہوں نے سورۃ اخلاص پڑھی۔

آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہو! تو انہوں نے سورۃ الفلق کی تلاوت کی۔

آپ ﷺ نے پھر یہی فرمایا تو سورۃ الناس پڑھی۔

تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اللہ کی پناہ مانگا کر۔ اس جیسی پناہ مانگنے کی اور کوئی سورتیں نہیں ہیں۔ (نسائی)

ایک حدیث میں حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں:۔

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا (احمد، ابوداؤد، نسائی)

امام بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ دونوں سورتیں ایک ساتھ نازل ہوئیں (دلائل نبوت)۔

لُبَید بن اَعصَم یہودی اور اسکی بیٹیوں نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا۔ اس کا تھوڑا سا اثر جسم مبارک پر ہوا۔ لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک یا عقل و اعتقاد پر کوئی اثر نہیں تھا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے اس یہودی کے جادو کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ فلاں کنویں میں جادو کا کچھ سامان پتھر کے نیچے دبا دیا گیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیجا۔ حضرت علیؓ نے پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اسکے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی۔ اس میں رسولِ اکرم ﷺ کے موئے (بال) مبارک تھے۔ جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے۔ اس کنگھی کے چند دندانے تھے۔ ایک ڈورا یا کمان چلہ تھا۔ جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ سب چیزیں حضور ﷺ کی خدمت میں لائی گئیں۔ تو حق تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں

نازل فرما دیں۔ جن کی آیات کی مجموعی تعداد گیارہ ہے اور ہر ایک آیت کی تلاوت سے ایک ایک گرہ کھلتی رہی۔ اور آپ اس طرح صحیح ہو گئے جیسے کوئی شخص جکڑبندی سے آزاد ہو جائے۔

(صحیح بخاری مع فتح الباری، مسلم)

"اس ذات نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔"

(الملک ۲)

"کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا۔ موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے۔"

(آل عمران ۱۴۵)

"وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی ہے، وہی تم کو موت دیتا ہے اور وہی پھر تم کو زندہ کرے گا۔ سچ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی منکر حق ہے۔"

صبح وشام کی دُعائیں

صبح وشام مندرجہ ذیل دُعائیں پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

اے اللہ تیری مہربانی سے ہم نے صبح کی اور تیری مہربانی سے شام کی۔ تیرے کرم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے اور دوبارہ زندہ ہوکر تیرے حضور حاضر ہونا ہے۔

اور جب شام ہوتی تو یہ دُعا پڑھتے:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ

اے اللہ تیری مہربانی سے ہم نے شام کی اور تیری مہربانی سے

صبح کی تیرے کرم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے اور (مرنے کے بعد) تیری طرف ہی پلٹنا ہے۔

(ابوداؤد)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے گذشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے بہت تکلیف ہوئی آپؐ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی۔

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" (مسلم)

۳۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات ادا کرے:-

"رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا"

میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر خوش ہوں"

اس شخص کا اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش کرے۔ (احمد، ترمذی)

۴۔ حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس شخص نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لیے ہے، تعریف کے لائق اسی کی ذات ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"

تو اس شخص کو اولادِ اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اس کے علاوہ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔ دس درجات بلند کیے جاتے ہیں اور شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر یہی کلمات شام کو کہے تو شام سے صبح تک یہی ثواب ملتا ہے

اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۵۔ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری اور شدید بارش والی رات باہر نکلے تاکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر لیا۔

آپؐ نے فرمایا "کہو" میں نے کچھ نہ کہا۔

آپؐ نے دوبارہ فرمایا "کہو" میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔

آپؐ نے پھر ارشاد فرمایا "کہو" میں نے عرض کیا "کیا کہوں؟"

آپؐ نے ارشاد فرمایا: کہو!

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ"

یعنی ہر صبح اور شام تین تین مرتبہ (تینوں سورتیں مکمل)

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس"
پڑھو تو ہر مصیبت اور پریشانی سے بچنے کیلئے کافی ہیں۔
(ترمذی)

۶۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر صبح اور شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا :۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

"اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے"

اسے یہ کلمات پڑھنے کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائیگی۔
حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہو گیا تھا تو اس شخص نے حیرانی سے ان کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ حضرت ابانؓ نے کہا تم میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو ؟

حدیث رسولؐ ویسی ہی ہے جیسے میں نے بیان کی ہے لیکن میں نے اس دن یہ دُعا نہیں پڑھی تھی (یعنی پڑھنا بھول گیا تھا) شاید اس لیے کہ اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر پوری ہو جائے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

جس شخص نے صبح کے وقت سورہ حٰمٓ مومن (شروع سے لیکر) الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھی وہ شام تک (ہر آفت سے) بچا لیا گیا اور جس نے شام کے وقت یہ دونوں چیزیں پڑھیں وہ صبح تک (ہر آفت سے) بچا لیا گیا۔

سورہ حٰمٓ کی مذکورہ آیات یہ ہیں :۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰـہَ

إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ٥

"اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔
حٰمٓ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے سب کچھ جاننے والا ہے معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا اور بڑے فضل والا ہے اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔" (ترمذی)

۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے ابا جان سے عرض کیا:۔ اے میرے والد! میں ہر روز صبح شام آپ کو تین تین بار یہ کلمات ادا کرتے سنتا ہوں:

"اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ"

"یا اللہ میرے بدن کو صحت عطا فرما، میرے کانوں کی شنوائی اور میری آنکھوں کی بینائی درست رکھ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں" تو میرے باپ نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا

ہے۔ پس آپؐ کی سنت پر عمل کرنا مجھے محبوب ہے۔

(ابوداؤد)

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے جو میں صبح شام پڑھوں"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:

"اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ"

"یا اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے، زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے مالک اور پالنے والے! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہیں تیری پناہ میں آتا ہوں

اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے"
پھر فرمایا! صبح شام یہ دعا پڑھو اور جب اپنے بستر پر جاؤ
اس وقت بھی پڑھو۔ (ترمذی)

۱۰۔ حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو شخص یقین کے ساتھ یہ کلمات دن کے وقت پڑھے اور شام سے
پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جس نے یہ کلمات یقین کے
ساتھ رات کے وقت کہے اور صبح ہونے سے قبل وہ فوت ہوگیا)
تو وہ بھی جنتی ہوگا اور سب سے افضل استغفار بھی یہی کلمات ہیں۔

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّآ اَنْتَ"

"یا اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کیے ہوئے وعدے اور عہد پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ اپنے کیے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں" (بخاری)

۱۱۔ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ نُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

"ہم نے اور سارے ملک نے اللہ رب العالمین کے لیے

جہانوں کو پالنے والے کے لیے صبح کی یا اللہ میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، کشائش، مدد، نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس دن کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے"

یہی دعا شام کے وقت مانگنے کے لیے "اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ" کی بجائے "اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ" هٰذَا الْيَوْمِ کی بجائے هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اور ہٗ کی بجائے هَا پڑھا جائے۔ (ابوداؤد)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل کلمات کا پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا تھا:۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِىْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِىْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ مِنْ بَيْنِ

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي الْخَسْفَ "

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین اور دنیا کے معاملے میں اور اپنے مال اور اہل کے معاملے میں۔ یا اللہ میرے عیوب ڈھانپ لے اور مجھے خوف سے محفوظ فرما۔ اے اللہ آگے پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں آپ کی عظمت کے صدقے اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ نیچے سے یعنی زمین کے دھنسنے سے ہلاک کیا جاؤں" (ابوداؤد)

۱۳۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں اگر وہ شخص اس دن مر جائے تو شہادت کا ثواب حاصل کرے گا اور اگر

کوئی شخص شام کو یہ وظیفہ پڑھے تو اسے بھی یہی درجہ حاصل ہوگا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

"میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ چھپی ہوئی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے وہ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی اللہ ہے

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، پاک، بے عیب، امن دینے والا، نگہبان، غالب، دبدبے والا، بڑائی والا ہے۔ اللہ ان چیزوں سے پاک ہے جن کو لوگ شریک مقرر کرتے ہیں۔ وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، صورت بنانے والا ہے۔ اس کے بہترین نام ہیں۔ اسی کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز تسبیح بیان کرتی ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔''

توبہ

صدقِ دل سے

خود کو جگائیے، ہوشیار رہیئے، اپنے ضمیر پر کسی کو قبضہ مت کرنے دیجئے، شرم و حیا اور غیرت سے زندہ رہیئے، لیکن جوش میں مت آیئے، ہوش سے کام لیجئے، صبر، اطمینان اور سکون پیدا کیجئے چونکہ آپ کے اندر ذہانت، قابلیت موجود ہے۔ سوچیئے، فکر کیجئے اور پھر تعمیر کیجئے۔ توڑ پھوڑ کا کام تو گھر میں رینگنے والا بچہ بھی کر لیتا ہے۔ ہم تو ماشاء اللہ باشعور ہیں پھر ہم نے یہ اقرار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس قابل ہی نہیں کہ جس کی عبادت کی جائے تو اپنے اس اقرار پر ڈٹ جائیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی کر لیں۔

قارئین کرام: اس طرح ہمیں گناہ کا احساس ہو جائے تو گناہ سے نفرت ضرور پیدا ہو گی۔ نفرت ہو جائے تو دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم پیدا ہو گا۔ دوبارہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ ہی توبہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کو گواہ بنا کر اپنی غلطی پر معذرت اور آئندہ ایسی غلطی نہ کرنے کا وعدہ توبہ کہلاتا ہے۔ توبہ منظور ہو جائے تو گناہ دوبارہ سرزد نہیں ہوتا۔

اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں پر بڑا مہربان ہوتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ توبہ صدقِ دل سے کی جائے۔

پروردگار ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور سچے دل سے توبہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین

پروفیسر سعید اقبال ———— صدر

حاجی محمد یوسف ———— نائب صدر

انجینئر محمد جاوید ———— سیکرٹری

محمد عامر ———— سیکرٹری نشرواشاعت

قاری محمد اعظم شاکر ———— انچارج لائبریری

محمد عمر و دیگران ———— مجلس عاملہ

ملک عبدالقیوم نگران

درخواست

آپ کے

عشر، زکوٰۃ، صدقات و خیرات اور چرمہائے قربانی

کا

بہترین مصرف مدرسہ تجوید القرآن

رحمانیہ (رجسٹرڈ) ہے

آپ مدرسہ تجوید القرآن کے ساتھ تعاون فرما کر اپنے لیے صدقہ جاریہ [illegible]

منجانب: مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ) اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور

علاوہ ازیں دین حنیف کے اہم مسائل پر پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔
اس اشاعت کے سلسلے میں آپ کا تعاون درکار ہے۔

ملک عبدالقیوم نگران مدرسہ

مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور فون: ۷۵۹۹۸۰۲